سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2010

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2010

(بدھ20،جمعرات21،جمعتہ المبارک22،سوموار25،منگل26۔جنوری2010)

(یوم الاربعاء4،یوم الخمیس5،یوم الجمع6،یوم الاثنین9،یوم الثلاثہ10۔صفر المظفر1431ھ)

پندرہویں اسمبلی: سولھواں اجلاس

جلد16 (حصہ اول) : شمارہ جات 1تا5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

سولہواں اجلاس

بدھ، 20۔جنوری 2010

جلد 16 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	ایجنڈا	------------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	------------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	9
5۔	نعت رسول مقبولﷺ	------------	10
	تعزیت		

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
6۔	معزز اراکین اسمبلی سردار محمد حسین ڈوگر، ڈاکٹر اسد معظم، جناب آصف بشیر بھاگٹ، چودھری محمد شفیق اور محترمہ ماجدہ زیدی کی والدہ اور سابق رکن اسمبلی ملک غلام شبیر جوئیہ کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	11
7۔	چیئرمینوں کا پینل ------------	11
	سوالات (محکمہ جیل خانہ جات)	
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	12
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	37
10۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	64
	جمعرات، 21۔جنوری 2010	
	جلد 16 : شمارہ 2	
11۔	ایجنڈا ------------	73
12۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	75
13۔	نعت رسول مقبولﷺ ------------	76
	سوالات (محکمہ جات امداد باہمی اور خصوصی تعلیم)	
14۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	78
15۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	101
	توجہ دلاؤ نوٹس	
16۔	ڈیرہ غازی خان میں بارود سے بھرے ٹرکوں کے پکڑنے کی تفصیلات ------------	138 پوائنٹ آف آرڈر
17۔	2001 میں سیاسی بنیادوں پر قائم ہونے والے مقدمات ختم کرنے کا مطالبہ ------------	142
	توجہ دلاؤ نوٹس (۔۔۔جاری)	
18۔	فیصل آباد میں دوران ڈکیتی مزاحمت پر شہری کی ہلاکت ------------	144
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	

19-	تحاریک استحقاق نمبر 3,15,23,26,31/2008 اور 35,36/2009 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	146

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحریک استحقاق	
20-	پنجاب بیت المال کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا (---جاری) ------------	147
21-	پرنسپلز آف پالیسی کی سالانہ رپورٹ بابت 08-2007 کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا (---جاری) ------------	147
22-	ڈائریکٹر جنرل انٹی کرپشن کا معزز اراکین اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ ------------	148
23-	نیشنل فنانس کمیشن کی سفارشات کا بروقت ایوان میں پیش نہ کیا جانا ------------	150
	تحاریک التوائے کار	
24-	قادر آباد فارم سے نایاب نسل کی چھ عدد گائیوں کی چوری (---جاری) ------------	156
25-	پنجاب سے عورتوں اور بچوں کی سمگلنگ (---جاری) ------------	157
26-	ٹھیکیداروں کا محکمہ سے ملی بھگت اور مختلف حیلے بہانے بنا کر ٹھیکہ کی اصل رقم سے زائد وصول کرنا ------------	160
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
27-	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب معدنی ترقی کارپوریشن مصدرہ 2009 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کانکنی و معدنیات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	165
	سرکاری کارروائی	
	ہنگامی قانون (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	
28-	ہنگامی قانون (ترمیم) غیر منقولہ شہری جائیداد ٹیکس پنجاب مجریہ 2009 ------------	166
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	

29۔	مسودہ قانون ایگزامینیشن کمیشن پنجاب مصدرہ 2010	167
	عام بحث	
30۔	خوراک پر عام بحث	167

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

جمعتہ المبارک، 22۔جنوری 2010

جلد 16 : شمارہ 3

31۔	ایجنڈا	189
32۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	191
33۔	نعت رسول مقبول ﷺ	192
	سوالات (محکمہ خدمات و انتظام عمومی)	
34۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	193
35۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	224
36۔	کورم کی نشاندہی	252
	تحاریک استحقاق	
37۔	LAFCO کمپنی کے سٹیشن کمانڈر کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک	256
38۔	انسپکٹر تھانہ سبزہ زار (لاہور) کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ	258
39۔	سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ	259
	رپورٹ	
	(جو ایوان میں پیش ہوئی)	
40۔	نشان زدہ سوال نمبر 194 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	262

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
41۔	نالائق ایجوکیٹرز کی بھرتی سے نظام کی تباہی کا خدشہ (۔۔۔جاری) ------------	264
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
42۔	مسودہ قانون خواتین یونیورسٹی ملتان مصدرہ 2010 ------------	272
	عام بحث	
43۔	امن وامان پر عام بحث ------------	273
	سوموار، 25۔جنوری 2010	
	جلد 16 : شمارہ 4	
44۔	ایجنڈا ------------	289
45۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	291
46۔	نعت رسول مقبولﷺ ------------	292
	تعزیت	
47۔	چودھری شوکت محمود بسراء رکن اسمبلی کی والدہ ماجدہ، سابق رکن اسمبلی جناب صفدر شاکر کے والد محترم، سابق رکن قومی اسمبلی میاں نور حسن، سنئیر صحافی جناب ارشاد حقانی اور دیگر وفات پانے والوں کے لئے دعائے مغفرت ------------	293
	سوالات (محکمہ آبپاشی وقوت برقی)	
48۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	294
49۔	کورم کی نشاندہی ------------	295
50۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری) ------------	296
51۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	316
52۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	342

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	توجہ دلاؤ نوٹس		
53۔	خانیوال میں اشتہاری ملزمان کی گرفتاری کی تفصیلات	------------	360
54۔	لاہور میں علامہ اقبال ایئرپورٹ پر فائرنگ کی تفصیلات	------------	363
	تحاریک استحقاق		
55۔	ڈائریکٹر جنرل انٹی کرپشن کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ (---جاری)	------------	370
56۔	نیشنل فنانس کمیٹی کی سفارشات کا بروقت ایوان میں پیش نہ کیا جانا (---جاری)	------------	372
57۔	سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ (---جاری)	------------	374
58۔	سیکرٹری سوشل ویلفیئر کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ	------------	375
	پوائنٹ آف آرڈر		
59۔	ٹی وی چینلز پر وزیر قانون کی عمارت کے متعلق نشر ہونے والی خبر کی وضاحت کا مطالبہ	------------	378
	تحاریک التوائے کار		
60۔	لاہور کی سبزی اور پھل منڈیوں میں زرعی اجناس لانے والوں پر ٹیکسوں کی بھرمار	------------	384
61۔	موضع ڈنگہ تحصیل کھاریاں میں شاملات دیہہ کی اراضی محکمہ کی ملی بھگت سے اونے پونے داموں فروخت کو روکنے کا مطالبہ	------------	387
62۔	حکومت سے بیوگان کی طرح غیر شادی شدہ خواتین کے لئے بھی سرکاری اداروں میں کوٹا مقرر کرنے کا مطالبہ	------------	389
	سرکاری کارروائی		

عام بحث

63۔ سالانہ بجٹ 11-2010 کے لئے اراکین سے پیشگی بجٹ تجاویز لینے کی غرض سے عام بحث ------------ 392

64۔ کورم کی نشاندہی ------------ 399

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

منگل، 26۔جنوری 2010

جلد 16 : شمارہ 5

65۔ ایجنڈا ------------ 401

66۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------ 405

67۔ نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 406

سوالات (محکمہ زراعت)

68۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 407

69۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ 441

70۔ غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 478

تحاریک استحقاق

71۔ سیکرٹری سوشل ویلفیئر کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ (---جاری) ------------ 498

تحاریک التوائے کار

72۔ جان بچانے والی ادویات کی قیمتوں میں بے جا اضافہ ------------ 499

73۔	کیمپ جیل اور کوٹ لکھپت جیل لاہور کے قیدیوں میں ہیپاٹائٹس کی تشخیص اور مزید پھیلنے کا خدشہ ------------	501
74۔	صوبہ میں ناقص طبی انتظامات کی وجہ سے بچوں میں پولیو جیسی مہلک بیماری میں اضافہ ------------	501
75۔	پنجاب میں پانی کے ذخائر کی قلت کی وجہ سے پاکستان کی سلامتی کو مستقبل میں خطرہ ------------	506
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
76 ۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب پبلک سروس کمیشن مصدرہ 2010 ------------	508

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
77۔	پی پی۔181 (قصور) میں تیزاب سے جلنے والی خاتون کا حکومتی وعدہ کے مطابق علاج کروانے کا مطالبہ ------------	513
78۔	دوران اجلاس جی پی او سے گورنر ہاؤس تک جلسے جلوس پر پابندی کا مطالبہ ------------	516
79۔	پارٹی کی مختص نشستوں کے علاوہ پارٹی ممبر کا دوسری نشست سے بات کرنے پر رولنگ کا مطالبہ ------------	518
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی (---جاری)	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
80۔	مستحقین / غرباء کو بلا معاوضہ پانچ مرلہ کا پلاٹ دینے اور گھر بنانے کے لئے بلا سود قرضہ کی سہولت کا مطالبہ ------------	519
81۔	سرکاری و غیر سرکاری سکولوں میں این سی سی کی ٹریننگ شروع کرنے کا مطالبہ ------------	520
82۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	522
	قرارداد	

83۔	کشمیر میں حق رائے دہی دینے اور پانی کا مسئلہ حل ہونے تک ہندوستان کو تجارتی راہداری نہ دینے کا مطالبہ ------------	524
84۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	540
	قرارداد	
85۔	لاہور میں شازیہ مسیح کے پر تشدد قتل کی مذمت اور لواحقین سے اظہار ہمدردی ------------	540
	تعزیت	
86۔	اسمبلی فوٹو گرافر آغا رب نواز (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت ------------	550
	عام بحث	
87۔	امن وامان پر عام بحث ------------	551

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(75)/2010/160. Dated 18th January 2010.The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

In exercise of the powers conferred by Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Salmaan Taseer,** Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Wednesday, January 20, 2010 at 3:00 p.m. in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

Dated Lahore, the 13-01-2010

SALMAAN TASEER
GOVERNOR OF THE PUNJAB

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،20۔جنوری2010

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات (محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

آرڈیننس (ترمیم) غیر منقولہ شہری جائیداد ٹیکس پنجاب مجریہ2009(آرڈیننس نمبر1بابت2010)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) غیر منقولہ شہری جائیداد پنجاب مجریہ2009 ایوان میں پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانامحمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانامشہود احمد خان
قائد ایوان	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	چودھری ظہیر الدین خان

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	خواجہ محمد اسلام	:	ایم پی اے، پی پی۔72
2۔	سید حسن مرتضیٰ	:	ایم پی اے، پی پی۔74
3۔	محترمہ محمودہ چیمہ	:	ایم پی اے، ڈبلیو313
4۔	ملک اعتبار خان	:	ایم پی اے، پی پی19

3۔ کابینہ

1۔	راجہ ریاض احمد	:	سینئر وزیر، آبپاشی و قوت برقی، کانیں، معدنی ترقی*
2۔	محترمہ نیلم جبار چودھری	:	وزیر بہبود آبادی
3۔	جناب تنویر اشرف کائرہ	:	وزیر خزانہ، منصوبہ بندی و ترقیات*

4۔ چودھری عبدالغفور : وزیر جیل خانہ

جات

5۔ جناب محمد اشرف خان سوہنا : وزیر محنت وافرادی قوت

• بذریعہ ایس اینڈجی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13۔جون 2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (20۔جنوری تا 23۔فروری 2010) تفویض کیا گیا۔

6

6۔ حاجی احسان الدین قریشی : وزیر مذہبی امور و اوقاف،

زکوٰۃ و عشر اور بیت المال*

7۔ ملک ندیم کامران : وزیر خوراک، صحت*

8۔ ملک احمد علی اولکھ : وزیر زراعت، امداد

باہمی، لائیو سٹاک و

ڈیری ڈویلپمنٹ جنگلات، ماہی

گیری و

جنگلی حیات اور سیاحت و ترقی

تفریحی

مقامات

9۔ سردار دوست محمد خان کھوسہ : وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی

ڈویلپمنٹ

ہاؤسنگ و شہری ترقی، پبلک

ہیلتھ

انجینئرنگ، ماحولیات اور

اطلاعات

10۔ ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر خصوصی تعلیم
11۔ جناب کامران مائیکل	:	وزیر انسانی حقوق،اقلیتیں، ترقی خواتین اور سماجی بہبود*
12۔ راناثناءاللہ خان	:	وزیر قانون وپارلیمانی امور، ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی، داخلہ اور پبلک پراسیکیوشن*
13۔ جناب تنویرالاسلام	:	وزیر کھیلیں، امور نوجوانان وثقافت
14۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن	:	وزیر آبکاری ومحصولات، ہائر ایجوکیشن و سکول ایجوکیشن، خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم، سرمایہ کاری، ٹرانسپورٹ*
15۔ جناب فاروق یوسف گھرکی	:	وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی
16۔ حاجی محمد اسحاق	:	وزیر مال و بحالی اور کالونیز

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13۔جون 2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (20۔جنوری تا 23۔فروری 2010) تفویض کیا گیا۔

7

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔ راجہ طارق کیانی	:	محنت

2۔	چودھری عبدالرزاق ڈھلوں	:	مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
3۔	سردار کامل گجر	:	مال
4۔	جناب کرم الٰہی بندیال	:	کوآپریٹوز
5۔	جناب عبدالحفیظ خان	:	زکوٰۃ وعشر اور بیت المال
6۔	جناب ظفر اقبال ناگرہ	:	ہاؤسنگ وشہری ترقی
7۔	جناب افتخار احمد خان	:	مذہبی امور و اوقاف
8۔	سردار محمد ایوب خان گادھی	:	ماحولیات
9۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	خصوصی تعلیم
10۔	جناب محمد سعید مغل	:	خوراک
11۔	جناب محمد آجاسم شریف	:	آبکاری ومحصولات
12۔	جناب محمد تجمل حسین	:	صنعت
13۔	رانا مبشر اقبال	:	
14۔	جناب محمد خرم گلفام	:	ٹرانسپورٹ
15۔	جناب غلام نبی	:	
16۔	رانا محمد ارشد	:	سیاحت
17۔	جناب احسن رضا خان	:	خواندگی وغیر رسمی تعلیم
18۔	جناب عامر سعید انصاری	:	جیل خانہ جات
19۔	ڈاکٹر محمد اختر ملک	:	خزانہ
20۔	جناب نشاط احمد خان ڈاہا	:	کان کنی ومعدنیات

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری 2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

8

21۔ جناب شہزاد سعید چیمہ	:	منصوبہ بندی و

ترقیات

22۔ ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال	:	
23۔ سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	:	جنگلات
24۔ سردار شیر علی خان گورچانی	:	کالونیز و اشتمال

اراضی

25۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	لائیوسٹاک وڈیری

ڈویلپمنٹ

26۔ چودھری ممتاز احمد ججہ	:	ایجوکیشن
27۔ جناب آصف منظور موہل	:	زراعت
28۔ چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ):		
29۔ میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)	:	سپورٹس
30۔ انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں	:	بہبود آبادی
31۔ محترمہ نرگس فیض ملک	:	انفارمیشن

ٹیکنالوجی

32۔ محترمہ صغیرہ اسلام	:	ترقی خواتین
33۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	:	ثقافت و امور

نوجواناں

34۔ محترمہ فائزہ احمد ملک	:	آبپاشی

وقوت برقی

35- جناب خلیل طاہر سندھو : انسانی حقوق و اقلیتیں

5- قائم مقام ایڈووکیٹ جنرل

چودھری محمد حنیف کھٹانہ

6- ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب مقصود احمد ملک
سپیشل سیکرٹری	:	ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31-جنوری 2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

9

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرہویں اسمبلی کا سولھواں اجلاس

بدھ،20۔جنوری2010

(یوم الاربعاء،4۔صفر المظفر1431ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر33منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخۡشَ ٱللَّهَ وَيَتَّقۡهِ فَأُوْلَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡفَآئِزُونَo وَأَقۡسَمُواْ بِٱللَّهِ جَهۡدَ أَيۡمَـٰنِهِمۡ لَئِنۡ أَمَرۡتَهُمۡ لَيَخۡرُجُنَّۖ قُل لَّا تُقۡسِمُواْۖ طَاعَةٌ مَّعۡرُوفَةٌۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرُۢ بِمَا تَعۡمَلُونَo قُلۡ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَۖ فَإِن تَوَلَّوۡاْ فَإِنَّمَا عَلَيۡهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيۡكُم مَّا حُمِّلۡتُمۡۖ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهۡتَدُواْۚ وَمَا عَلَى ٱلرَّسُولِ إِلَّا ٱلۡبَلَـٰغُ ٱلۡمُبِينُ o

سُوۡرَةُ النُّور آیات 52 تا 54

اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا اور اس سے ڈرے گا تو ایسے ہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیںo اور (یہ) خدا کی سخت سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر تم ان کو حکم دو تو (سب گھروں سے) نکل کھڑے ہوں۔ کہہ دو کہ قسمیں مت کھاؤ پسندیدہ فرمانبرداری (درکار ہے) بے شک خدا تمہارے سب اعمال سے خبر دار ہےo کہہ دو کہ خدا کی فرمانبرداری کرو اور رسول (خدا) کے حکم پر چلو اگر منہ موڑو گے تو رسول پر (اس چیز کا ادا کرنا) ہے جو ان کے ذمے ہے اور تم پر (اس چیز کا ادا کرنا) ہے جو تمہارے ذمے ہے اور اگر تم ان کے فرمان پر چلو گے تو سیدھا راستہ پالو گے اور رسول کے ذمے تو صاف صاف (احکام خدا کا) پہنچا دینا ہے۔o

وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کرم کے آشیانے کی کیا بات ہے
آپ ﷺ کے آستانے کی کیا بات ہے
ایک گھر جو ملے شہر سرکار ﷺ میں
پھر تو ایسے ٹھکانے کی کیا بات ہے
لاکھوں نانے بھی ہیں اور نواسے بھی ہیں
ابن حیدرؓ کے نانے کی کیا بات ہے
فاطمہؓ و علیؓ اور حسینؓ و حسنؓ
پنجتن کے گھرانے کی کیا بات ہے

تعزیت

معزز اراکین اسمبلی سردار محمد حسین ڈوگر، ڈاکٹر اسد معظم، جناب آصف بشیر بھاگٹ، چودھری محمد شفیق اور محترمہ ماجدہ زیدی کی والدہ اور سابق رکن اسمبلی ملک غلام شبیر جوئیہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہمارے معزز رکن محترم سردار محمد حسین ڈوگر صاحب کی والدہ ماجدہ، ڈاکٹر اسد معظم صاحب کی والدہ ماجدہ، جناب آصف بشیر بھاگٹ صاحب کی والدہ ماجدہ اور چودھری شفیق صاحب کی والدہ ماجدہ اور ہمارے اس معزز ہاؤس کے ایک سابق ایم پی اے ملک غلام شبیر جوئیہ صاحب، ان تمام کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! محترمہ ماجدہ زیدی کی والدہ بھی وفات پا گئی ہیں ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔ دوسری میری گزارش یہ ہو گی کہ حکومتی اراکین ہوں یا اپوزیشن کے اراکین ہوں سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے مجھے نام بھجوایا ہوتا تو میں ان کو بھی شامل کر دیتا۔ آپ مجھے ان کا نام بھجوائیں ان کو بھی شامل کر لیتے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: محترمہ ماجدہ زیدی کی والدہ ماجدہ۔

جناب سپیکر: محترمہ ماجدہ زیدی صاحبہ کی والدہ ماجدہ کا نام بھی شامل کر لیا جائے اور سب کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر فاتحہ خوانی کی گئی)

چیئرمینوں کا پینل

جناب سپیکر: جی، اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کیا جائے۔

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	خواجہ محمد اسلام	:	ایم پی اے، پی پی۔72
2۔	سید حسن مرتضیٰ	:	ایم پی اے، پی پی۔74
3۔	محترمہ محمودہ چیمہ	:	ایم پی اے، ڈبلیو۔313
4۔	ملک اعتبار خان	:	ایم پی اے، پی پی۔19

شکریہ

سوالات

(محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ سید حسن مرتضیٰ صاحب!

جناب نجف عباس خان سیال: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ Please! no point of order at this time. No point of order. ہماری کمیٹی نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ جب وقفہ سوالات ہو تو اس میں کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔ شکریہ۔ جی، حسن مرتضیٰ صاحب! آپ نمبر بولئے گا۔

محترمہ ساجدہ میر: 2 نمبر؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پہلے میرا نمبر درست کر دیں۔ یہ 2 نمبر آپ نے کہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا نمبر ایک ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ سیکرٹری اسمبلی نے کوئی نمبر پکارے ہیں تو اس میں میرا نمبر غلط تھا وہ ذرا درست کر دیں۔

جناب سپیکر: جہاں بھی ہے ٹھیک ہے۔ (قہقہہ)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! سوال نمبر 231

جناب سپیکر: جی، اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

سید حسن مرتضیٰ: نہیں، اس کو ذرا پڑھ دیا جائے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! پھر سارا ٹائم اسی پر ہی لگ جائے گا۔ آپ کی مرضی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ نے پوچھا ہے کہ پڑھا ہوا تصور کیا جائے تو میں نے کہا ہے کہ نہیں، پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ کی مرضی ہے۔ دیکھیں، ٹائم بہت لگے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پھر پڑھا ہوا تصور کر لیں۔

پنجاب کی جیلوں میں 2006 سے آج تک ہنگاموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*231: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2006 سے آج تک پنجاب کی مختلف جیلوں میں کتنے ہنگامے ہوئے اور ان کی وجوہات کیا تھیں، ان ہنگاموں میں پنجاب کی جیلوں میں جانی نقصان کتنا ہوا؟

(ب) ان ہنگاموں میں سرکاری املاک کا کتنا نقصان ہوا، ہر جیل کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) جناب سپیکر! پنجاب کی تمام جیلوں سے آمدہ رپورٹ کے مطابق مندرجہ ذیل جیلوں میں 2006 سے آج تک جو ہنگامے ہوئے اور ان میں جو جانی و مالی نقصان ہوا، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین:

مورخہ 22-07-2009 کو اسیران نے ہنگامہ آرائی کی جس کی وجہ یہ تھی کہ ایک حوالاتی مظفر ولد شریف جو کہ علیٰحدہ سیل میں بند تھا کی اچانک وفات ہو گئی۔

سنٹرل جیل میانوالی میں مورخہ 03-08-2008 کو سکیورٹی وارڈ نمبر 1 میں بند محمد اجمل ولد احمد خان نے خودکشی کی۔ جیل میں بند بعض شر پسند عناصر نے دیگر اسیران کو اکسایا کہ مذکورہ واقعہ کی ذمہ دار جیل انتظامیہ ہے اور جیل میں ہنگامہ آرائی اور توڑ پھوڑ کی۔ اس ہنگامے کے دوران کوئی قیدی و حوالاتی و اہلکار ہلاک یا زخمی نہ ہوا۔

ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں مورخہ 18-05-2009 کو معمول کے وزٹ کے دوران ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد کے چند حوالاتیان نے سپرنٹنڈنٹ جیل کو شکایت کی کہ مسٹر اظہر جاوید چیمہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ، انچارج سنٹرل ٹاور نے ان کو ٹارچر کیا ہے۔اس سلسلہ میں مسٹر حاجی مظہر وحید ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کو حکم دیا گیا کہ وہ اس کیس کی انکوائری کریں اور رپورٹ پیش کریں۔ سپرنٹنڈنٹ جیل معمول کا وزٹ کرنے کے بعد جب چکر سے واپس آ رہے تھے تو ان کو دوبارہ شکایت ملی کہ اظہر جاوید چیمہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ، انچارج سنٹرل ٹاور نے دوبارہ حوالاتی مقصود ولد ظہور بارک نمبر 3 کو ٹارچر کیا ہے۔ جیل ہذا کے دوسرے حوالاتیان نے جیل کا ماحول خراب کرنے اور ہنگامہ کرنے کی کوشش کی جس پر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نے ان کو سمجھایا کہ جیل کا ماحول خراب نہ کریں لیکن جیل ہذا کے زیادہ تر حوالاتیان نے شور شرابا شروع کر دیا اس پر سپرنٹنڈنٹ جیل نے اندرون ڈیوڑھی گیٹ سے دیکھا کہ اسیران جیل آفیسران اور ملازمین کو پتھر وغیرہ مار رہے ہیں اور ہنگامہ کر رہے ہیں اس پر سپرنٹنڈنٹ جیل نے ان کو سمجھایا کہ جیل ہذا کی پراپرٹی کو نقصان نہ پہنچائیں لیکن اسیران اس حرکت سے باز نہ آئے اور مجبوراً جیل کا سائرن بجانا پڑا اور ضلعی پولیس کو اطلاع کرنی پڑی۔اس طرح جیل ہذا کی سکیورٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے اہم جگہوں پر فالتو ملازمین تعینات کئے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد جب اسیران مین گیٹ تک پہنچ گئے تو مجبوراً ان پر آنسو گیس پھینکی گئی اور ہوائی فائرنگ کی گئی اور ماحول کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی گئی۔ جناب انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات لاہور کو بذریعہ ٹیلی فون اطلاع کر دی گئی۔اسی دوران چار ڈی ایس پیز، تین ایس ایچ اوز، ڈی ایس پی ہیڈ کوارٹرز اور لائنز آفیسرز مع Elite Force فوری طور پر جیل ہذا میں پہنچے۔دوبارہ مذاکرات کے بعد اسیران کو سمجھایا گیا کہ وہ گورنمنٹ کی پراپرٹی کا نقصان نہ کریں اور شور شرابا بند کر دیں جس پر اسیران آہستہ آہستہ اپنی اپنی بیرکوں میں چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بغیر کسی ایجنسی کی امداد و بغیر کسی نقصان کے اسیران کو کنٹرول کر لیا گیا۔ بحکم جناب انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات پنجاب لاہور، اظہر جاوید چیمہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل کو فوری طور پر معطل کر دیا گیا۔

ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مورخہ 13-05-2007 کو جیل ہذا کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نے ایک قیدی اعجاز ولد صفدر کو تاریخ پیشی پر جانے سے قبل قیدی کپڑے پہننے کو کہا۔ مذکورہ قیدی نے اس وقت تو قیدی کپڑے پہن لئے مگر اسی رنجش کی بناء پر دوسرے روز مورخہ 14-05-2007 کو دیگر شرپسند اسیران کو اپنے ساتھ ملا کر جیل انتظامیہ کے خلاف ہنگامہ کر دیا۔ سپرنٹنڈنٹ جیل نے خود اسیران کے پاس جا کر جیل قوانین پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی اور اسیران کو بند ہونے کے لئے کہا جس پر تمام اسیران اپنی اپنی بیرکوں میں چلے گئے۔

ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مورخہ 29-03-2009 کو دوسرا ہنگامہ ہوا۔ جیل ہذا میں چند شرپسند سزائے موت کے قیدیوں نے گروپ بندی کر رکھی تھی اور جیل انتظامیہ کو اپنے ناجائز مطالبات منوانے کے لئے اکثر و بیشتر بلیک میل کرتے تھے جس پر سپرنٹنڈنٹ جیل نے گورنمنٹ آف پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ لاہور کے حکم پر مورخہ 25-03-2009 کو پندرہ سزائے موت کے قیدیوں عابد ولد محمد خان نے دوران ٹہلائی ہیڈوارڈر زانچارج محمد الیاس پر خود ساختہ کٹر سے حملہ کر کے اس کا کان کاٹ دیا اور چہرے پر بھی حملہ کیا۔ اسی دوران دیگر شرپسند اسیران سزائے موت کی چکیوں سے باہر نکل کر چھتوں پر چڑھ گئے اور چند حوالاتی اسیران کو بھی اپنے ساتھ ہنگامہ کرنے کی ترغیب دی جس پر چند بیرکوں کے شرپسند اور لیڈر حوالاتیان نے بھی سزائے موت اسیران کے ساتھ مل کر ہنگامہ کر دیا اور ڈیوٹی پر تعینات ملازمین کو یرغمال بنا لیا اور چند ملازمین کو زدوکوب کیا۔ انتظامیہ نے بار بار اسیران کو چھتوں سے نیچے آکر بند ہونے کو کہا لیکن اسیران نے بیرکوں اور چکیوں کو اکھاڑ کر اینٹوں کے ڈھیر لگا رکھے تھے اس کے علاوہ پانی کے پائپ اور آہنی جنگلوں کی سلاخوں کو توڑ کر جیل انتظامیہ کو للکار رہے تھے جس پر جیل انتظامیہ نے اپنے یرغمال کئے گئے ملازمین چھڑانے کے لئے PPR کے قاعدہ نمبر 1066-iii کے تحت کارروائی کرتے ہوئے ہنگامی طور پر ایمرجنسی الارم بجایا اور اسیران کو کنٹرول کرنے کے لئے آنسو گیس کا استعمال کیا، جس پر اسیران مشتعل ہو کر جیل انتظامیہ پر حملہ آور ہوئے اور اینٹوں کی برسات شروع کر دی۔ جیل انتظامیہ نے کم سے کم طاقت استعمال کرتے ہوئے ہنگامہ پر قابو پایا اور اپنے یرغمال بنائے گئے ملازمین کو چھڑوایا۔ ہنگامہ آرائی کرنے والے اور سرکاری املاک کو

نقصان پہنچانے والے اسیران کے خلاف باضابطہ FIR تھانہ سٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں درج کروائی گئی۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین میں مورخہ 22-07-2009 کو اسیران کی ہنگامہ آرائی کی وجہ سے سرکاری املاک کا کوئی نقصان ہوا اور نہ ہی کوئی جانی نقصان پہنچا۔ تاہم کچھ اسیران نے ہنگامے کے دوران سنٹرل ٹاور کے فرنیچر اور ہسپتال کی ادویات کو نقصان پہنچایا۔ ہنگامہ آرائی کرنے والوں کو گفت وشنید کے ذریعے سمجھا دیا گیا۔

سنٹرل جیل میانوالی میں مورخہ 03-08-2008 کے ہنگامے کے دوران کوئی قیدی و حوالاتی زخمی نہ ہوا البتہ اسیران کی ہنگامہ آرائی توڑ پھوڑ کی وجہ سے سرکاری املاک کا -/70000 روپے کا نقصان ہوا۔

ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں مورخہ 18-05-2009 کے ہنگامے کے دوران کسی قسم کا کوئی جانی و مالی نقصان نہ ہوا ہے۔

مورخہ 13-05-2007 کو ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ہنگامے میں کسی قسم کا کوئی جانی و مالی نقصان نہ ہوا ہے۔

مورخہ 29-03-2009 کو ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہنگامے کے دوران اسیران نے بیس عدد تالے، بجلی کا سامان، پانی کے پائپ، سیڑھیوں کے اینگل آئرن سے توڑ دیئے۔ بیرکوں اور سیلوں کی اینٹیں اکھاڑ دیں۔ علاوہ ازیں کچن میں اسیران کے لئے تیار شدہ کھانا ضائع کر دیا۔ بیرکوں و سیلوں میں قیدیوں کے کپڑے، کمبل اور دریاں جلا دیں۔

جناب سپیکر: چلیں! شکریہ۔ ضمنی سوال؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا سوال تھا کہ آج تک پنجاب کی مختلف جیلوں میں کتنے ہنگامے ہوئے ہیں اور ان کی وجوہات کیا تھیں؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

سید حسن مرتضیٰ: آج تک جو ہنگامے ہوئے ہیں جن کی انہوں نے تفصیل دی ہے ان میں کتنے قیدی اور حوالاتی تھے جن کو قصوروار ٹھہرایا گیا اور انہیں سزائیں دی گئیں اور کتنے جیل انتظامیہ کے لوگ تھے جنہیں سزائیں دی گئیں اور کتنوں نے ان میں سزائیں پوری کیں اور کتنوں کی اپیلیں چل رہی ہیں؟ یہ ایک تھا دوسرا ابھی رہتا ہے۔

جناب سپیکر: آرام آرام سے جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): شکریہ۔جناب سپیکر! اگر پیر صاحب اس سوال کا پورا جواب پڑھ لیتے تو اس میں مکمل جواب موجود تھا۔جن جیلوں کے اندر جو جو واقعات ہوئے ہیں ان کے متعلق بڑی تفصیل کے ساتھ یہ جواب آیا ہے۔ہنگاموں کی مختلف وجوہات ہوتی ہیں، ان واقعات کی انکوائریاں ہوتی ہیں اور جو ذمہ دار ہوا سے سزا بھی دی جاتی ہے۔فیصل آباد جیل میں ایک قیدی پر torture ہوا جس کے ذمہ دار اظہر جاوید چیمہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ تھے جب ہم نے انکوائری کی تو اس اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کو معطل کر دیا تھا ہم اسے مزید بھی سزا دینا چاہتے تھے لیکن unfortunately اس کی معطلی کے بعد پیر صاحب آئی جی صاحب کے پاس تشریف لے گئے اور انہوں نے اپنی ذاتی request پر سب سے پہلے اسی مذکورہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل کو reinstate کروایا۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ۔۔۔

SYED HASAN MURTAZA: Mr. Speaker! Point of personal explanation.

جناب سپیکر: جی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! چودھری غفور صاحب بڑے بھائی ہیں۔میں یہ نہیں کہتا کہ وہ غلط کہہ رہے ہیں لیکن انھوں نے on the floor of the House کہا ہے کہ۔۔۔

MR. SPEAKER: On the floor of the House?

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوری بات کر لینے دیا کریں۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! انھوں نے مجھ پر الزام لگایا ہے کہ میں نے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کو بحال کروایا ہے۔ میں حلفاً بات کرتا ہوں کہ میں نے تو آج تک اس اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کو دیکھا بھی نہیں ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں نے on the floor of the House یہ بات کہی ہے اور میں پوری ذمہ داری سے اس بات پر قائم ہوں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔منسٹر صاحب کی بات سنیں۔

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): میں اس حد تک تو بات ماننے کے لئے تیار ہوں کہ شاید شاہ صاحب نے وہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل نہ دیکھا ہو اور وہ ان سے نہ ملا ہو لیکن انہوں نے اس کا کوئی بھائی دیکھا ہو گا، اس کا کوئی والد ان کے پاس آیا ہو گا اسے دیکھا ہو گا لیکن کسی نہ کسی کو ضرور دیکھا ہو گا۔ میں پھر اپنی بات دہراتا ہوں کہ جیلوں میں مختلف واقعات ہوتے ہیں اور انھیں باقاعدہ طور پر investigate کیا جاتا ہے اور اس میں جس کا بھی جرم ثابت ہوتا ہے اسے یقیناً سزا دی جاتی ہے لیکن میں ذمہ داری سے کہنا چاہتا ہوں اور یہ چیز on record بھی ہے کہ اگر آپ پاکستان کے باقی تینوں صوبوں کی جیلیں دیکھیں اور اکثر میڈیا پر دیکھتے بھی رہتے ہیں کہ روزانہ کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی problem ہوتا ہے۔ یہاں corruption اور torture کی شکایات تو ملتی رہی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جب سے میں اس محکمے کا وزیر بنا ہوں اس طرح کا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ ہم نے اپنے وزیر اعلیٰ کے vision اور سوچ کے مطابق ہر لحاظ سے at any cost قیدیوں اور جیل ملازمین کو بھی facilitate کیا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب سپیکر: .No point of order آپ نے میری بات نہیں سنی؟

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے جن کو ضمنی سوال کرنے کی اجازت دی ہے وہ کریں۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے شاہ صاحب کو floor دیا ہوا ہے۔ شاہ صاحب! carry on

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جواب دے دیا ہے۔ یہ ہمارے بڑے بھائی ہیں۔ یہ جیلوں میں رہتے رہے ہیں اور انہیں خاصا تجربہ بھی ہے۔ انھوں نے ایک سپرنٹنڈنٹ کا کہا جس پر میں نے کہا کہ میں نے اسے نہیں دیکھا تو وزیر موصوف نے کہا کہ شاید اس کا کوئی والد آپ کے پاس آیا ہو۔ انہیں اپنے ہی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کے بارے میں یہ نہیں کہنا چاہئے تھا کہ ان کا کوئی والد آیا ہو۔ والد تو ایک ہی ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔انھوں نے یہ بات نہیں کی۔انھوں نے کہا ہے کہ ان کا والد یا ان کا کوئی بھائی۔

سید حسن مرتضیٰ: اچھا جی۔میرے خیال میں وزیر صاحب کو میرے ضمنی سوال کی سمجھ نہیں آئی۔ میں نے یہ request کی تھی کہ پنجاب کی جیلوں میں جتنے ہنگامے ہوئے ہیں ان میں کن کن قیدیوں، حوالاتیوں کو کیا کیا سزائیں دی گئی ہیں اور اگر کوئی official اس میں قصور وار ٹھہرا ہے تو کسی official کو بھی سزا دی گئی ہے یا نہیں یا آج تک ان کی کوئی انکوائری چل رہی ہے ، کوئی انکوائری pending ہے یا کس کے پاس ہے ؟ میں نے یہ عرض کیا تھا لیکن وہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ بحال کروا کر بیٹھ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ بتاتے ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! معزز ممبر کا جتنا سوال تھا اس کا مکمل جواب آ چکا ہے۔اگر یہ مزید کچھ پوچھنا چاہتے ہیں تو پھر اس کے لئے نیا سوال دے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ مطمئن ہیں کہ مجھے اس کا جواب مل گیا ہے ؟

جناب سپیکر: آپ اسے پڑھ لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ اتنا لمبا جواب ہے لیکن اس میں کوئی جواب ہے ہی نہیں۔یہ تو بالکل وہی جواب ہے جو محکمہ دیتا ہے۔میں عرض کر رہا ہوں کہ جتنے ہنگامے ہوئے ہیں ان میں کسی حوالاتی، کسی قیدی یا کسی official کو کوئی سزا ہوئی ہے، کسی کی کوئی انکوائری چل رہی ہے اور جب جیل میں کوئی قصوری بند ہوتا ہے تو اس کی انکوائری کون کرتا ہے ؟

جناب سپیکر: ٹھیک بات ہے۔وہ سمجھ گئے ہیں۔منسٹر صاحب! شاہ صاحب پوچھ رہے ہیں کہ کسی کو کوئی سزا ہوئی ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! اس میں کچھ لوگوں کو معطل کر دیا گیا تھا لیکن after sometime ان کو reinstate کر دیا گیا۔کچھ لوگوں پر allegation ہوتا ہے لیکن اگر انکوائری کے بعد وہ allegation proper prove نہ ہو سکے یا کوئی اور معاملہ ہوتا ہے، جب ہم سمجھتے ہیں کہ اگر انہوں نے کوئی جرم کیا بھی تھا تو اس کی سزا انہیں مل گئی ہے۔ہم تو بہتری کی طرف جا رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ہم زندہ اور talented قوم ہیں اب ہم انہیں سزائیں دینے پر نہ لگے

رہیں بلکہ اب ہمیں proper اپنی منزل کی طرف جانا ہے ۔ اگر کوئی معاملہ ہو تو اسے investigate کرتے ہیں اور اب ہماری جیلوں میں کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ادھر سے ضمنی سوال آ رہا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا سوال ہے، میں نے محنت کی ہے اور مجھے جواب ہی نہیں ملا۔

جناب سپیکر: انھوں نے آپ کو جواب تو دے دیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب نہیں آیا۔ کیا آپ اس جواب سے مطمئن ہیں؟ وہ جواب نہیں دے رہے۔ اگر آپ فرماتے ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز! آرڈر پلیز! ڈاکٹر صاحب! ایک ضمنی سوال ہو چکا ہے، دوسرا آپ نے کرنا ہے۔ اس کے بعد اس سوال پر کوئی اور ضمنی سوال نہیں ہوگا۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں میانوالی سے متعلق ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! شاہ صاحب کا یہ ضمنی سوال تھا کہ جن لوگوں کو قصور وار ٹھہرایا گیا چاہے وہ جیل انتظامیہ کے تھے یا ملزمان تھے کیا ان کو سزا دی گئی یا نہیں؟ اس پر وزیر جیل خانہ جات فرمانے لگے کہ ہم نے فیصل آباد جیل کے واقعہ پر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کو معطل کر دیا اور اس کے بعد شاہ صاحب کی سفارش پر اسے reinstate کر دیا گیا، کیا حکومتیں اس طرح چلائی جاتی ہیں کہ کسی کی سفارش پر۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں، تقریر نہ کریں۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! میں تقریر نہیں کر رہا بلکہ ان سے جواب چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! میری بات مکمل ہونے دیں پھر آپ اس پر کہئے گا کہ اس پر انھوں نے جواب نہیں دینا یا نہیں دے سکتے۔

جناب سپیکر: جی۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب والا! ایک شخص جسے قصور وار ٹھہرا کر معطل کیا گیا پھر اسے reinstate کر دینا اس کے کسی جرم کی سزا نہیں اور یہی وجہ ہے کہ یہ واقعات repeat ہوتے ہیں۔ وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ ہم بہتری کی طرف جا رہے ہیں، کیا بہتری اس طرح لائی جا سکتی ہے؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پیسے لئے ہوں گے اس لئے کر دیا ہو گا۔

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): محترمہ! جو کام پہلے ہوتا رہا ہے وہ ہم نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز No cross talk منسٹر صاحب اس بات کو چھوڑیں۔ ڈاکٹر صاحب کی بات کا جواب دیں۔

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو پوچھا ہے میں اس سلسلے میں انہیں تفصیل سے بتانا چاہتا ہوں۔ ہمیں فیصل آباد جیل کے بارے میں شکایت ملی کہ اظہر چیمہ نامی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل نے کسی قیدی پر تشدد کیا ہے۔ ہم نے اس سلسلے میں ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کو depute کیا کہ وہ اس کی انکوائری کرے۔ جب وہ انکوائری ہوئی تو یہ چیز confirm ہوئی کہ واقعی اس اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ نے اس قیدی کو تھپڑ وغیرہ مارے ہیں۔ اس کو ہم نے فوری طور پر suspend کر دیا۔ پھر after sometime کوئی تین چار مہینے گزرنے کے بعد اسے بحال کیا گیا۔ معزز ممبر کہہ رہے ہیں کہ suspension کوئی سزا نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی government servant کے لئے یہ بہت بڑی سزا ہے۔ خواہ چھوٹی ہو یا بڑی punishment تو punishment ہوتی ہے۔ اس کے بعد جس قیدی پر torture ہوا تھا اس نے خود ان کو معاف کر دیا اور اس کے لواحقین ہمارے معزز ممبر سے ملتے ہیں۔ اس کے بعد کوئی وجہ نہیں رہتی کہ ہم اس کو معاف نہ کریں۔ ہم نے اسی بنیاد پر اسے دوبارہ reinstate کر کے لگایا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! انھوں نے زبردستی معاف کروایا ہو گا۔

جناب سپیکر: اب اگلا سوال محترمہ آمنہ جہانگیر صاحبہ کا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! On her behalf question No.412 میں معزز منسٹر صاحب سے درخواست کروں گی کہ جواب کے جز (ب) کو ذرا پڑھ دیں۔ (معزز رکن نے محترمہ آمنہ جہانگیر کی ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 412 دریافت کیا)

پنجاب کی جیلوں میں خواتین قیدیوں کی تعداد و دیگر مسائل

*412: محترمہ آمنہ جہانگیر: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب کی جیلوں میں اس وقت کتنی خواتین قیدی ہیں اور کتنی خواتین کے ساتھ بچے بھی قید ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سابق وزیر اعلیٰ کی قائم کردہ ایک ٹاسک فورس جس کی چیئرپرسن سیدہ ماجدہ زیدی تھی، کے ذریعے قیدی خواتین و بچوں کے لئے بستر و بیڈ فراہم کئے تھے، اب کتنی خواتین و بچوں کے لئے بیڈ موجود ہیں اور کتنی خواتین و بچے ابھی تک زمین پر سوتے ہیں؟

(ج) حکومت جز (ب) میں متذکرہ مقصد کے لئے کتنا بجٹ مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں، مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (چوہدری عبدالغفور):

(الف) پنجاب کی جیلوں میں بند خواتین کی تعداد 694 ہے جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اس کے علاوہ 116 خواتین کے ساتھ 127 بچے بھی ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سابق وزیر اعلیٰ کے حکم سے ایک ٹاسک فورس تشکیل دی گئی جس کی چیئرپرسن سیدہ ماجدہ زیدی تھی متعلقہ ادارے کی طرف سے جیلوں میں کوئی بیڈ یا بستر فراہم نہ کئے گئے بلکہ سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف سے ہدایات جاری ہوئیں کہ جیلوں میں عورتوں اور بچوں کو چارپائیاں فراہم کی جائیں اس مقصد کے لئے مندرجہ ذیل جیلوں میں ڈبل ڈیکر چارپائیاں فراہم کی گئیں اور اس وقت کوئی بھی خاتون یا بچہ زمین پر نہ سوتے ہیں:-

سنٹرل جیل لاہور	83
سنٹرل جیل راولپنڈی	68
سنٹرل جیل ساہیوال	25
سنٹرل جیل گوجرانوالہ	20
ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ	25
ڈسٹرکٹ جیل قصور	08

(ج) حکومت نے اس مقصد بابت سال 09-2008 کے لئے 25000000 روپے مختص کئے ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! محترمہ نے جو سوال پوچھا تھا ہم نے اس کا تفصیلی جواب دے دیا ہے۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت جیل کے اندر ایک بھی خاتون یا کوئی بچہ ایسا نہیں ہے جو نیچے سوتا ہو۔ ہمارے پاس جتنی بھی خواتین ہیں ان کو proper facilitate کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ نے کہا ہے کہ آپ جواب کا جز (ب) پڑھ کر سنائیں۔ یہ پڑھ نہیں سکتے، آپ پڑھ دیں۔

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جی، بہتر ہے، میں پڑھ دیتا ہوں۔

جی ہاں! یہ درست ہے کہ سابق وزیر اعلیٰ کے حکم سے ایک ٹاسک فورس تشکیل دی گئی جس کی چیئر پرسن سیدہ ماجدہ زیدی تھی۔ متعلقہ ادارے کی طرف سے جیلوں میں کوئی بیڈ یا بستر فراہم نہ کئے گئے بلکہ سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف سے ہدایات جاری ہوئیں کہ جیلوں میں عورتوں اور بچوں کو چار پائیاں فراہم کی جائیں۔ اس مقصد کے لئے مندرجہ ذیل جیلوں میں ڈبل ڈیکر چار پائیاں فراہم کی گئیں اور اس وقت کوئی بھی خاتون یا بچہ زمین پر نہ سوتے ہیں:-

سنٹرل جیل لاہور	83
سنٹرل جیل راولپنڈی	68
سنٹرل جیل ساہیوال	25
سنٹرل جیل گوجرانوالہ	20
ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ	25
ڈسٹرکٹ جیل قصور	08

جناب سپیکر! ہم نے اس کی پوری تفصیل دی ہوئی ہے۔ جتنی خواتین اور بچے اس وقت ہمارے پاس جیلوں میں موجود ہیں ان کی تفصیل ہم نے یہاں پر دی ہوئی ہے۔ اس وقت موجودہ

actual تعداد 679 ہے۔بچوں والی خواتین تقریباً 95 ہیں اور 98 بچے ان کے ساتھ وہاں پر جیلوں کے اندر رہتے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! مجھے honourable منسٹر صاحب کی competency پر کوئی شک وشبہ نہیں تھا کہ یہ پڑھ نہیں سکتے۔ مجھے پتا ہے کہ ماشاءاللہ یہ بڑے competent ہیں لیکن میں نے ان سے یہ جواب اس لئے پڑھوایا ہے کہ یہ اس کی ذمہ داری لے سکیں۔جب کسی محکمہ کی طرف سے لکھا ہوا غلط جواب آتا ہے تو آپ اس کی تو معافی دے دیتے ہیں، شاید ان محکموں کو تو سات خون معاف ہیں۔اب honourable منسٹر صاحب کی زبان سے بھی یہی بات نکل گئی ہے کہ کوئی بھی خاتون یا بچہ زمین پر نہیں سوتا۔محکمہ کی طرف سے جز(الف) میں جواب آیا ہے کہ "جیلوں میں بند خواتین کی تعداد 694 ہے اور اس کے علاوہ 116 خواتین کے ساتھ 127 بچے بھی ہیں۔" یعنی 116 خواتین وہ ہیں جو کہ اپنے بچوں کے ہمراہ وہاں پر رہ رہی ہیں۔اس میں انھوں نے بتایا ہے کہ ماجدہ زیدی کے حکم سے نہیں بلکہ سپریم کورٹ کے حکم سے جیلوں میں عورتوں اور بچوں کو چارپائیاں فراہم کی گئی ہیں کیونکہ آج کل حکومت سپریم کورٹ کے حکم پر ہی چلتی ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ ضمنی سوال کریں، تقریر نہ کریں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اب بھی 236 خواتین اپنے بچوں کے ساتھ زمین پر سو رہی ہیں۔محکمہ غلط جواب دے رہا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ کوئی بھی خواتین یا بچے زمین پر نہیں سوتے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ان کے کہہ دینے سے بات نہیں بنتی۔آپ مجھے بات پوری کر لینے دیں۔میں نے ہمیشہ آپ کا احترام کیا ہے۔یہ میرا prerogative ہے کہ جب تک میں اس حوالے سے satisfy نہیں ہوتی، میں ضمنی سوال پوچھ سکتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے کہ خواتین یا بچے زمین پر سوتے ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میرے پاس ثبوت یہ جواب ہے جو ان کے محکمہ کی طرف سے دیا گیا ہے۔اس جواب میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت 694 خواتین جیلوں میں موجود ہیں۔آگے جز(ب) میں انھوں نے جو تفصیل دی ہے اس کو اگر calculate کریں تو یہ 498 بیڈز بنتے ہیں۔اگر میں ڈبل ڈیکر بیڈز سے یہ impression لیتی ہوں کہ double beds ہیں، یعنی ایک خاتون اوپر

اور ایک خاتون نیچے اپنے بچے کے ہمراہ سوئے گی تو پھر یہ double beds بھی کم ہیں تو یہ 236 عورتیں کہاں سو رہی ہیں،kindly منسٹر صاحب مجھے ذرا اس کی وضاحت فرمادیں؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! ہم نے اس بارے میں بڑا تفصیلی جواب دیا ہے۔ میں پھر ذمہ داری سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک بھی خاتون یا بچہ نیچے نہیں سوتے۔ ہم نے ان کو proper facilitate کیا ہوا ہے۔ابھی جو latest position ہے میں نے وہ عرض کی ہے۔ خواتین کے حوالے سے میں ایک چیز کا مزید اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاس foreigner خواتین بھی قید بھگت رہی ہیں۔ خواتین کی عزت کرنا ہماری ذمہ داری ہے otherwise ہم نے سارے قیدیوں کو facilitate کیا ہوا ہے۔ ہمارے پاس جیلوں میں جو foreigner خواتین ہیں ان کے لئے ہم وزارت داخلہ کو لکھ رہے ہیں کہ ان کی Embassies سے رابطہ کریں۔ ہم ان کے ملکوں سے رابطہ کر کے وزارت داخلہ سے اجازت لے کر ان خواتین کو ان کے ملکوں میں بھیجنا چاہتے ہیں تاکہ یہ اپنی باقی سزا اپنے ملکوں میں جا کر پوری کریں۔ ہم صرف پاکستانی خواتین ہی کو نہیں بلکہ foreigner خواتین کو بھی facilitate کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بہتر یہی ہے کہ معزز ممبر نے جتنی بات پوچھی ہے اتنی بات کا جواب دے دیں۔ وہ کہہ رہی ہیں کہ آپ نے جو calculation بتائی ہے وہ غلط ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں نے ان کے future plan کے بارے میں قطعی نہیں پوچھا۔ میرا سوال بہت simple تھا۔ان کے محکمہ کی طرف سے مجھے جو document مہیا کیا گیا ہے میں نے اسی کو plus, minus کر کے ان سے ضمنی سوال پوچھا ہے۔انھوں نے کہا ہے کہ 694 خواتین جیلوں میں موجود ہیں۔آگے جواب کے جز (ب) میں جو تفصیل دی گئی ہے جب میں نے اس کو calculate کیا ہے تو تعداد 229 بنتی ہے۔انھوں نے کہا ہے کہ ہم نے ڈبل ڈیکر بستر مہیا کئے ہیں۔ ڈبل ڈیکر بستر ہو یا چارپائی، اس میں ایک خاتون اپنے بچے کے ساتھ نیچے سو سکتی ہے اور ایک ہی اوپر سو سکتی ہے۔ باقی جو 236 خواتین بچتی ہیں وہ کہاں پر سوتی ہیں، میں نے اردو میں اور بہت ہی سادہ الفاظ میں سوال کیا ہے کہ یہ خواتین کہاں پر سوتی ہیں؟ میرے ملک کی خواتین، میری بہنیں جو اپنے بچوں کے ساتھ جیلوں میں رہتی ہیں میں نے ان کی بات کی ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! اگر میری معزز بہن کو میری بات پر یقین نہیں آ رہا تو میں ان کو offer کرتا ہوں کہ یہ جس جیل میں بھی جانا چاہیں وہاں پر میں ان کو visit کروانے کے لئے تیار ہوں۔ یہ اپنی colleagues کے ساتھ جائیں، وہاں پر دیکھیں اگر یہ ایک خاتون یا بچہ بھی بتادیں کہ جن کو facilitate نہیں کیا گیا تو میں اس کی ذمہ داری قبول کروں گا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔ میرے معزز بھائی مجھے بتا دیں میں پنجابی میں اپنا سوال پوچھ لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کے سوال کا جواب تو منسٹر صاحب نے دے دیا ہے، اگر آپ نہ سنیں تو پھر کیا کریں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ انھوں نے غلط جواب دیا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! منسٹر صاحبان کو کہیں کہ تیاری کر کے آیا کریں، یہ تیاری کر کے نہیں آتے۔

جناب سپیکر: یہ کیا طریق کار ہے؟ یہ مناسب نہیں ہے۔ وہ تو آپ کو دعوت دے رہے ہیں کہ میں آپ کو ساتھ لے چلتا ہوں اور جس جیل کا آپ چاہیں visit کر لیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس ہاؤس کا بھی کوئی تقدس ہے، اس ہاؤس کا بھی کوئی احترام ہے۔ ہمارے منسٹروں اور پارلیمانی سیکرٹریوں کی کہی ہوئی بات کو authentic سمجھا جاتا ہے۔ یہاں پر ہر اجلاس میں محکمہ کی طرف سے اسی طرح سے غلط جوابات دیئے جاتے ہیں۔ اگر میرے بھائی اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرتے اور صرف یہ کہہ دیتے کہ محکمے کا جواب غلط ہے تو میں اگلی بات نہ کرتی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ معزز رکن کو satisfy کریں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! یہ تیاری کر کے نہیں آتے، ہمیشہ غلط جواب دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بیٹھیں، یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ No way آپ تشریف رکھیں۔

جناب نجف عباس خان سیال: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! آپ اتنے غصے میں "No" نہ کہا کریں کیونکہ ہم کمزور دل لوگ ہیں۔ مہربانی

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات(چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں نے پہلے اپنی معزز بہن سے درخواست کی تھی کہ وہ اپنی colleagues کے ساتھ visit کر لیں۔ اگر یہ اس طرح بھی مطمئن نہیں ہوتیں تو مجھے point out کریں کہ وہاں پر کسی بچے یا کسی خاتون کو facilitate نہیں کیا گیا، میں as a Minister ان کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ہم یہ point out کر رہے ہیں کہ محکمے نے منسٹر صاحب کو plus, minus کر کے غلط جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب آپ کو بتا دیتے ہیں۔۔۔ جی، Leader of the Opposition

قائد حزب اختلاف(چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اعداد و شمار کی بات ہے، printing میں بھی غلطی ہو گئی ہو گی۔ منسٹر صاحب فرما دیں کہ ہم اعداد و شمار کی غلطی کی تصحیح کر دیں گے تو بات ختم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: وہ انہوں نے کہہ دیا ہے۔

قائد حزب اختلاف(چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! ہماری طرف سے کوئی question نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ قیدی نے معاف کر دیا، وہ خاموش ہو گئے۔ پہلے کسٹم انسپکٹر نے انہیں معاف کر دیا تھا، ہم خاموش ہو گئے تھے۔ ہم تو اس کے بعد ان سے کوئی سوال ہی نہیں کرتے۔ اب انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ہم اعداد و شمار ٹھیک کر دیں گے تو ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: Next question محترمہ آمنہ جہانگیر کا ہے۔(قطع کلامیاں)

MRS SAMINA KHAWAR HAYAT: Sir, on her behalf, question No. 413

(معزز رکن نے محترمہ آمنہ جہانگیر کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 413 دریافت کیا)

قیدی خواتین و اطفال کی بہبود کے لئے ٹاسک فورس کے قیام کا مسئلہ

*413: محترمہ آمنہ جہانگیر: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابق حکومت نے 2002 تا 2007 قیدی خواتین واطفال کی بہبود کے لئے سیدہ ماجدہ زیدی کی چیئرپرسن شپ میں ایک ٹاسک فورس قائم کر رکھی تھی؟

(ب) کیا اس قسم کی کوئی ٹاسک فورس قائم کرنے کا ارادہ موجودہ حکومت بھی رکھتی ہے؟

(ج) متذکرہ ٹاسک فورس کی وجہ سے جیل مینوئل میں تبدیلی کر کے خوراک کے بجٹ میں جو سولہ کروڑ روپے کا اضافہ کیا گیا تھا کیا حکومت موجودہ مہنگائی کے مطابق اس بجٹ میں مزید اضافے کا ارادہ رکھتی ہے تو کتنا اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سابق حکومت نے خواتین اور بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے سیدہ ماجدہ زیدی کی زیر نگرانی ٹاسک فورس قائم کی تھی۔

(ب) جی ہاں! موجودہ حکومت نے بھی جسٹس خلیل الرحمٰن رمدے کی زیر نگرانی ٹاسک فورس تشکیل دی ہے جو کہ محکمہ جیل خانہ جات کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر رہی ہے۔

(ج) حکومت نے سال 09-2008 میں مہنگائی کو مدنظر رکھتے ہوئے پچھلے سال کی نسبت اس سال زیادہ بجٹ مختص کیا ہے یعنی پچھلے سال 629118000 روپے کا بجٹ تھا اور اس مرتبہ 733932000 روپے کا بجٹ مختص کیا ہے، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب نجف عباس خان سیال: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میرا مائیک چل نہیں رہا، اس کا کچھ کریں۔

جناب سپیکر: انجینئر ابھی آکر چیک کرتے ہیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! منسٹر صاحب مجھے یہ بتادیں کہ کیا محکمہ جیل خانہ جات کی کوئی task force موجود ہے اور اگر موجود ہے تو اس کا چیئرمین کون ہے اور اس چیئرمین نے قیدیوں کی فلاح و بہبود کے لئے ابھی تک کیا کام کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! یہ supplementary question ہے اس کا جواب دیں۔ میں نے ٹاسک فورس کے چیئر مین کا نام پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ ان کے supplementary question کا جواب دیں۔

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں عرض کر دیتا ہوں۔ ہمارے department کے اندر مختلف task forces ہیں جہاں پر پہلے محترمہ ماجدہ زیدی کام کر رہی تھیں اس جگہ پر ہم نے Ex Chief Justice جناب خلیل الرحمٰن رمدے کی قیادت میں ایک task force بنائی ہوئی ہے جو ان معاملات کو دیکھ رہی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: کیا بات کرتے ہیں بھئی! اس کے بارے میں اگر پوچھنا ہے تو وہ آپ Law Minister سے پوچھیں گے آپ relevant بات کریں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں Chairman Task Force کا نام پوچھ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کو بتا دیا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: نہیں، وہ چیئر مین نہیں ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! محترمہ جو پوچھنا چاہ رہی ہیں میں وہ عرض کر دیتا ہوں اور میں یہاں پر اپنی قیادت کو appreciate بھی کرنا چاہوں گا کہ قیدیوں کی خوراک اور انہیں facilitate کرنے کے لئے ایک task force قومی اسمبلی کے ممبر جناب حمزہ شہباز شریف کی قیادت میں دن رات کام کر رہی ہے۔ (قطع کلامیاں)

ہم ایک low return point پر ہیں جہاں بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت اور گنجائش موجود ہے لہذا ہم صوبہ پنجاب کی بہتری کے لئے رات دن کام کر رہے ہیں اور جو پہلے زخم لگے تھے ہم ان پر مرہم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! یہ تو ہمیشہ قصیدے پڑھیں گے۔ کیا انہیں کوئی ورکر نہیں ملا جو انہیں حمزہ شہباز کو appoint کرنا پڑا۔ انہوں نے قیدیوں کی فلاح و بہبود کے لئے ابھی تک کیا کام کیا ہے، وہ سرکاری گاڑیاں اور سرکاری عہدے لے کر کیا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! اس وقت کام کی ضرورت ہے لہذا اس وقت ہم نے کام کرنا ہے۔ میں پھر اپنی بات دہراتے ہوئے اپنے لیڈر چیف منسٹر پنجاب کو سلام پیش کرتا ہوں جو 24 گھنٹوں میں سے 20 گھنٹے اس قوم کی خدمت کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ supplementary question کا جواب دیں بھائی! (قطع کلامیاں)

Order please. Order please. Order in the House. محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ! وزیر صاحب آپ کے supplementary question کا جواب دے رہے ہیں، اگر آپ نے تقریر کرنی ہے تو اس کے لئے آپ کو بعد میں ٹائم ملے گا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! وزیر صاحب مجھے بتادیں کہ حمزہ شہباز کس تاریخ کو چیئرمین بنے ہیں، قومی اسمبلی میں تو آج تک کوئی ایم پی اے چیئرمین نہیں بنا؟

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ آپ کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتی، آپ بس تقریر کرنا چاہتی ہیں۔ جی، جناب قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! چار، پانچ supplementary questions آ رہے ہیں میں ان کو simplify کر دیتا ہوں اور وزیر صاحب ان کا جواب دے دیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ Order in the House. Order in the House. Leader of the Opposition بول رہے ہیں آپ تشریف رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں، محترمہ!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ضمنی سوال وزیر صاحب کی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں کہ یہ Chairman task force کس date سے ہیں اور ان کے چند monthly privileges کیا ہیں، ہمارا بس اتنا سوال ہے اور یہ آخری ضمنی سوال ہے؟

جناب سپیکر:اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف(چودھری ظہیر الدین خان):جناب سپیکر!میری گزارش ہے کہ ضمنی سوال کا جواب آ جائے تو پھر آگے چلئے گا۔اس کا جواب ہی ابھی تک نہیں آیا۔میں یہ نہیں کہتا کہ منسٹر صاحب بالکل تیاری سے نہیں آئے۔انھوں نے تھوڑی سی تیاری تو کہیں کی ہوگی۔یہ ضمنی سوال بڑا relevant ہے۔

جناب سپیکر:چودھری صاحب!آپ ضمنی سوال کریں تو میں اس کا جواب لے کر دوں گا۔

قائد حزب اختلاف(چودھری ظہیر الدین خان):جناب سپیکر!میں بھی ہاؤس کا ممبر ہوں۔میں یہ سوال کرتا ہوں کہ انھوں نے کہا ہے کہ حمزہ شہباز ٹاسک فورس کے چیئرمین ہیں۔وہ کب سے چیئرمین ہیں،ان کا monthly package کیا ہے اور اب تک وہ کیا privileges لے چکے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات(چودھری عبدالغفور):جناب سپیکر!ہم نے جتنی بھی ٹاسک فورسز بنائی ہیں وہ سب اپنی اپنی جگہ کام کر رہی ہیں،ان سب کی اپنی اپنی ذمہ داری ہے۔قیدیوں کو facilitate کرنے سے لے کر محکمے کے ڈویلپمنٹ کے حوالے سے کام ہوئے ہیں اور initiatives بھی لئے گئے ہیں۔ہم سب مل کر اس محکمے کی بہتری کے لئے دن رات کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر:جی،ہراج صاحب!

جناب محمد یار ہراج:جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ب)کا سوال تھا کہ ٹاسک فورس کیا ہے اور اس کا چیئرمین کون ہے؟اس کا جواب لکھا گیا ہے کہ "جسٹس خلیل الرحمن رمدے کی زیر نگرانی ٹاسک فورس تشکیل دی گئی ہے۔"

جناب سپیکر:جسٹس خلیل الرحمن رمدے نہیں ہیں۔

جناب محمد یار ہراج:ان کا نام اس جواب میں لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر:یہ misprint ہو گیا ہے۔

جناب محمد یار ہراج:جناب سپیکر!اس کے علاوہ ہمیں جواب ملا ہے کہ ٹاسک فورس کے چیئرمین حمزہ شہباز ہیں اور یہاں پر دو خواتین لڑ رہی ہیں کہ وہ دونوں بھی چیئرپرسن ہیں۔ایک ٹاسک فورس کے 4 چیئرمین کیسے ہو سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: سب سے پہلے تو آپ اپنی کتابت کی غلطی کو درست کریں۔ جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! جسٹس خلیل الرحمٰن رمدے ہیں۔ میں نے اپنے جواب کے اندر بھی جسٹس خلیل الرحمٰن رمدے ہی بتایا ہے اور جناب حمزہ شہباز اور دوسرے لوگ اگر کام کر رہے ہیں تو وہ یہاں پر فی سبیل اللہ کام کر رہے ہیں۔ یہاں پر کوئی تنخواہ سے لیتا ہے اور نہ ہی کوئی اس کی مراعات لے رہا ہے۔ ہماری ٹاسک فورسز صرف ڈیپارٹمنٹ کی بہتری کے لئے دن رات کام کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! یہاں غلط جوابات دیئے جا رہے ہیں۔ اس پر اپوزیشن کو بڑا احتجاج ہے۔ ہم اس پر ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں اور ہم ایک منٹ بعد خود ہی آ جائیں گے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ میری بات سنیں اور واک آؤٹ نہ کریں۔ اس میں کتابت کی غلطی ہو سکتی ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! آپ کے حکم کے بعد ہم اپنے ٹوکن واک آؤٹ کو واپس لیتے ہیں لیکن ایک گزارش ہے کہ وزراء کا جو non serious attitude ہو گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب یہاں پر نہیں تھے۔ زرداری صاحب یہاں تشریف لائے اور وزیر اعلیٰ ترکی اپنے دورے پر چلے گئے۔ اس کا ذمہ دار ہم کس کو ٹھہرائیں، وہ کل یہاں پر آئیں تو ان کی تھوڑی سی tuning کی جائے اور اپنی عدم موجودگی میں بھی صوبے کو چلانے کے لئے کچھ نہ کچھ تو کریں۔ صوبہ بالکل برباد ہو چکا ہے، خالی ہو چکا ہے، ان کو اپنی تنخواہوں کے علاوہ کچھ معلوم نہیں۔ اس وقت کلرک مال روڈ پر ہیں، ڈاکٹر مال روڈ پر ہیں، انجینئر مال روڈ پر ہیں، مزدور مال روڈ پر ہیں اور ہر طرف ہڑتال ہو رہی ہے۔

جناب والا! اگر وزیر صاحب تیاری کے ساتھ آتے تو House smoothly چلتا۔ یہاں ممبران کی دل شکنی ہو رہی ہے۔ ہم آپ کے حکم کے مطابق بیٹھتے ہیں لیکن ہماری آپ سے استدعا ہے کہ ان کو حکم صادر فرمائیے گا کہ اس بات کو سنجیدگی سے لیا کریں۔

جناب سپیکر: یہ اچھی بات ہے اور انھوں نے اصلاح کی ہے۔ وزراء کو اس چیز کا خیال رکھنا چاہئے۔ اب ہم اگلے سوال پر چلتے ہیں، اگلا سوال محترمہ ماجدہ زیدی صاحبہ کا ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 415 ہے۔

لاہور، جیلوں میں قیدی خواتین کے لئے لیڈی ڈاکٹر اور ایل ایچ وی کی تعداد میں اضافے کا معاملہ

*415: محترمہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور کی تمام جیلوں میں قیدی خواتین اور بچوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) مذکورہ جیلوں میں لیڈی ڈاکٹرز اور ایل ایچ وی کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت لیڈی ڈاکٹرز اور ایل ایچ وی کی موجودہ تعداد میں خواتین قیدیوں کی سہولت کی خاطر اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) اس وقت صرف سنٹرل جیل لاہور میں کل 151 خواتین اسیران ہیں جن میں سے 17 خواتین ہمراہ 22 بچگان ہیں۔

(ب) جیل ہذا میں ایک ڈاکٹر اور ایک ایل ایچ وی کی پوسٹ موجود ہے 11/2007 تا 15-05-2008 لیڈی ڈاکٹر تعینات رہی ہے، بعد ازاں استعفیٰ دے کر چلی گئی اس لئے لیڈی ڈاکٹر ایل ایچ وی کی پوسٹ خالی ہے۔ البتہ جناح ہسپتال لاہور اور جنرل ہسپتال لاہور سے روزانہ لیڈی ڈاکٹر / گائناکالوجسٹ زنانہ وارڈ میں آتی ہیں اور مریض چیک کرتی ہیں۔ مزید برآں فری جنرل میڈیکل کیمپ اور آئی کیمپ کا بھی انعقاد کیا گیا ہے۔

(ج) پنجاب کی جیلوں میں لیڈی ڈاکٹر اور ایل ایچ وی کی منظور شدہ تعداد کی جیل وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے لہذا حکومت مزید اضافے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! انھوں نے جواب دیا ہے کہ اس وقت سنٹرل جیل لاہور میں 151 خواتین اسیر ہیں اور 17 خواتین کے ہمراہ 22 بچے ہیں۔ جیل ہذا میں ایک لیڈی ڈاکٹر اور ایک ایل ایچ وی کی پوسٹ موجود ہے جو 15۔ مئی 2008 سے خالی ہے کیونکہ ڈاکٹر استعفیٰ دے کر چلی گئی ہے۔ اس کے بعد سے اب تک وہاں کوئی لیڈی ڈاکٹر اور ایل ایچ وی بھی تعینات نہ کی گئی ہے۔ میں یہ

پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا ہمارے ہاں ڈاکٹروں کی کمی ہو گئی ہے، کیا انھوں نے دوبارہ اس اسامی کو announce کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! اس سوال کا تفصیلی جواب ہم دے چکے ہیں۔ یہ سوال 26۔ مئی 2008 کو کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق جواب پرنٹ ہوا ہے۔ اب اس کی تفصیل یہ ہے کہ اس وقت 140 خواتین اسیر ہیں جن میں سے 11 خواتین کے ساتھ 16 بچے ہیں۔

جناب سپیکر! انھوں نے لیڈی ڈاکٹر کی بات کی ہے کہ وہ وہاں سے چلی گئی ہیں تو یہ درست ہے کہ لیڈی ڈاکٹر وہاں سے استعفیٰ دے کر چلی گئی تھیں۔ اب ہم نے پورے پنجاب میں ڈی سی اوز کو convey کر دیا ہے کہ فوری طور پر اخبار میں اشتہار دے کر تمام جیلوں میں لیڈی ڈاکٹروں کو appoint کریں۔ ہم وہاں پر باقاعدہ طور پر ان کی رہائش گاہیں بنا رہے ہیں تاکہ ان کو proper facilitate بھی کیا جائے۔ کوٹ لکھپت جیل کے اندر ایک لیڈی ڈاکٹر روزانہ visit کرتی ہے اور تمام قیدی خواتین کا ضرورت کے مطابق باقاعدہ check up کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! انہوں نے سوال یہ پوچھا ہے کہ اتنے عرصے سے یہ سیٹ خالی ہے، کیا آپ نے اُن کی جگہ پُر کرنے کے لئے اخبار میں کوئی add دیا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! وہاں پر LHVs بالکل موجود ہیں جو appoint ہو گئی ہیں۔ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ وہاں پر روزانہ ایک لیڈی ڈاکٹر visit کرتی ہے لیکن اس کے علاوہ بھی تمام جیلوں میں باقاعدہ طور پر ڈاکٹر appoint کر رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! جز (ب) میں بڑا سادہ سا سوال پوچھا گیا تھا کہ "مذکورہ جیلوں میں لیڈی ڈاکٹروں اور LHVs کی تعداد کیا ہے؟" صرف تعداد لکھ کر جواب مکمل ہو سکتا تھا۔ وزیر موصوف اپنی تقریر ہی کی طرح کا ایک پورا جز (ب) لے آئے ہیں کہ "2008 سے وہاں پر تعینات نہیں ہے۔" جواب میں تاریخ لکھی ہوئی ہے کہ 15-5-2008 سے ڈاکٹر تعینات نہیں ہے اور اب سال 2010 ہے یعنی دو سالوں سے ابھی تک ڈاکٹر تعینات نہیں ہوا اور یہ روزانہ

وہاں سے ایک لیڈی ڈاکٹر بھیجتے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اُس کے اخراجات اسے appoint کرنے سے زیادہ تھے، اگر کم ہیں تو اسے appoint کرنے میں کون سی قباحت تھی، اگر اب بھی نہیں کرنا تو جو لیڈی ڈاکٹر وہاں پر روزانہ جاتی رہی ہے اُس کا نام بتا دیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! جو ڈاکٹرز وہاں پر visit کرتی رہی ہیں میں ان کا نام بھی اِن کو بتا دوں گا۔ جیل کی atmosphere کے مطابق لیڈی ڈاکٹروں کے لئے وہاں پر باقاعدہ طور پر رہائش گاہیں بنائی جا رہی ہیں کیونکہ عام طور پر لیڈی ڈاکٹروں کو وہاں سے گزر کر جانا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ جو ڈاکٹر وہاں پر visit کرتے ہیں ان کا نام بتا دیں کیونکہ آپ کو کچھ نہ کچھ تو پتا ہو گا۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! جنرل ہسپتال سے جو لیڈی ڈاکٹرز جاتی ہیں وہ کسی جگہ پر کچھ لکھ کر جاتی ہوں گی، کوئی ڈاکٹ بنتا ہو گا یا کہیں نہ کہیں اندراج کر کے جاتی ہوں گی جس سے confirm بھی کیا جا سکتا ہے، اس میں کون سی رکاوٹ ہے کہ منسٹر صاحب لیڈی ڈاکٹر کا نام نہیں بتا رہے؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! صرف ایک ڈاکٹر کی وہاں پر روزانہ ڈیوٹی نہیں ہوتی بلکہ مختلف لیڈی ڈاکٹرز وہاں پر جا کر visit کرتی ہیں۔

جناب سپیکر: ماجدہ زیدی صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میرا سوال ہے جس پر ضمنی سوال کرنا میرا حق اور استحقاق ہے لہذا مجھے ضمنی سوال کرنے کی اجازت دیں۔ یہ اتنا اہم محکمہ ہے لیکن دو سال کے بعد محکمہ جیل خانہ جات کی پہلی دفعہ باری آئی ہے۔ ہماری تسلی ہونے دیں اور منسٹر صاحب سے کہیں کہ ذرا حوصلے سے جواب دیں۔ اگر منسٹر صاحب تھوڑی تیاری کر کے آتے تو بہت اچھا ہوتا۔ منسٹر صاحب نے ابھی کہا ہے کہ ہم نے D.C.Os کو ہدایت کر دی ہے کہ لیڈی ڈاکٹروں کو appoint کریں جبکہ یہ صوبائی معاملہ ہے۔ ابھی ایک جھگڑا چل رہا تھا کہ ایک ٹاسک فورس کے چار چیئرمین ہیں۔۔۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: منسٹر صاحبان! مہربانی کر کے خاموشی سے بیٹھیں۔ گپ شپ کے لئے لابی موجود ہے اگر کوئی گپ شپ لگانی ہے تو مجھے کیا اعتراض ہے لیکن ہاؤس کا وقت مت ضائع کیجئے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! جیل خانہ جات کے منسٹر اور محکمہ کیا کر رہا ہے، اگر ڈاکٹر DCO نے ہی appoint کرنے ہیں تو محکمہ کیا کر رہا ہے جبکہ یہ provincial matter ہے، وزیر اعلیٰ جب میرٹ کی بات کرتے ہیں تو پھر وہ کیا کر رہے ہیں؟ بتایا جائے کہ کیا صوبائی محکمے میں اب DCO لیڈی ڈاکٹروں کو appoint کرے گا جبکہ وہ تو مجاز ہی نہیں ہے؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ بتا دیں کہ آپ کب add دے رہے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! پہلے تو میں عرض کر دوں کہ کوئی بھی جیل ایسی نہیں ہے جہاں پر لیڈی ڈاکٹر visit نہ کرتی ہو۔ اس کے علاوہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم بہت جلد ڈاکٹرز appoint کر کے انہیں بتا دیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے محترمہ ماجدہ زیدی صاحبہ کو اس کی رپورٹ دینی ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جی، ٹھیک ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! ابھی تک میرے پہلے سوال کا ٹھیک طرح سے جواب نہیں آیا تو اب میں اگلا سوال کیسے کروں؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ میں بہت جلد ڈاکٹرز appoint کرواتا ہوں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! انہوں نے floor پر کہا ہے کہ D.C.Os appoint کر رہے ہیں، ان سے پوچھیں کہ D.C.Os کس قانون کے تحت appoint کریں گے؟ منسٹر صاحب پہلے اپنے محکمے کا قانون تو پڑھ لیں۔

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! ہمیں لوکل ڈاکٹر required ہوتا ہے جس کے ساتھ پنجاب حکومت کا نمائندہ بھی موجود ہوتا ہے لیکن چونکہ ہماری جیلوں میں باقاعدہ طور پر سیشن ججز اور D.C.Os ماہانہ visits بھی کرتے ہیں جو ہمارے ساتھ ہیں اور ہم نے بہت ساری اپنی power اپنے D.C.Os کو دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ماجدہ زیدی صاحبہ!

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! بتایا جائے کہ D.C.Os کس قانون کے تحت لیڈی ڈاکٹرز کی appointment کریں گے، اگر D.C.Os جیلوں میں visit کرتے ہیں تو وہاں پر تو بہت ساری NGOs بھی visit کرتی ہیں جو اپنے ڈاکٹرز اور وکلاء بھی بھیجتی ہیں، میں صوبائی محکمہ جیل خانہ جات کی بات کر رہی ہوں جس کے چودھری صاحب منسٹر ہیں، پتا نہیں انہیں اس بات کا پتا ہے یا نہیں، ابھی ان کو یہ بھی نہیں معلوم کہ ان کی کتنی جیلوں کے کتنے چیئرمین ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! اب آپ منسٹر صاحب کی بات غور سے سنیں۔

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں دوبارہ اپنی بات دہرا دیتا ہوں کہ ہم باقاعدہ طور پر تمام جیلوں کے اندر ڈاکٹرز appoint کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں قیدیوں کی فلاح و بہبود کے اقدامات

*427: راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

صوبائی حکومت صوبہ بھر کی جیلوں میں قیدیوں کی بہتری اور فلاح و بہبود کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیلاً بتایا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

پنجاب کی جیلوں میں قیدیوں کی بہتری اور فلاح و بہبود کے لئے جو اقدامات کئے گئے ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ میں قیدیوں کے احتجاج کی تفصیلات

*601: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 6۔جون 2008 کی ایک مؤقر اخبار کی خبر کے مطابق ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ کے سینکڑوں قیدیوں نے جیل انتظامیہ کے خلاف شدید احتجاج کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان قیدیوں کا احتجاج جیل میں منشیات کی فروخت اور پی سی او چلانے کے عوض 6 لاکھ روپے ماہانہ دینے اور قیدیوں پر بے جا سختی کرنے پر تھا؟

(ج) کیا حکومت نے اس واقعہ اور الزامات کی تحقیقات کروانے کے لئے کوئی کمیٹی تشکیل دی ہے تو اس کمیٹی کے ممبران کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس جیل کا سپرنٹنڈنٹ ضلع ننکانہ صاحب کا رہائشی ہے جو شیخوپورہ کی سابق تحصیل ہے اور ابھی تک اس ضلع میں ڈسٹرکٹ جیل نہیں ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس سپرنٹنڈنٹ کو اس جیل میں تعینات کر سکتی ہے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس جیل میں ہنگامہ آرائی کی بڑی وجہ موجودہ سپرنٹنڈنٹ جیل ہے؟

(ز) کیا حکومت اس کو وہاں سے ٹرانسفر کرنے اور اس کے خلاف قواعد کے مطابق کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) جیل ہذا پر مورخہ 05-06-2008 کو دو سو سے اڑھائی سو کے قریب حوالاتیوں نے سابق انتظامیہ کی طرف سے دی گئی مراعات کے روکنے پر جیل ہذا میں ہنگامہ آرائی کی کوشش کی جسے بغیر کسی جانی یا مالی نقصان کے بطریق احسن قابو پا لیا گیا۔ جس کی تفصیلی رپورٹ گورنمنٹ آف دی پنجاب کو دفتر ہذا کی چٹھی نمبری 65-7964 مورخہ 05-06-2008 کے تحت ارسال کی جا چکی ہے۔ جس کی تفصیل یوں ہے:-

موجودہ سپرنٹنڈنٹ جیل نے چارج سنبھالتے ہی اندرون جیل وی آئی پی کلچر کا خاتمہ کیا اسیران کو رشوت ادا کرنے کے بدلے جو غیر قانونی سہولیات حاصل تھیں ان کو ختم کیا۔ سکیورٹی کے لئے نصب آلات جو خراب پڑے ہوئے تھے درست کروا کے دوبارہ نصب کئے گئے۔ اسیران کے لنگر کو بمطابق قانون بہتر حالت میں لایا گیا بیرون جیل سامان تلاشی، تحریر

ملاقات، تحریر سامان کا کرپشن کا منظم ٹھیکہ ختم کیا گیا۔تلاشی کے ناقص اور غیر مؤثر انتظام کی وجہ سے ممنوعہ اشیاء جو وافر مقدار میں اندرون جیل سمگل کی جاتی تھیں ان کی بمطابق قانون سختی سے روک تھام کی گئی۔جیل ہذا پر تعینات وارڈر گارڈ اور ایگزیکٹو سٹاف کی مؤثر ڈیوٹی اور ڈسپلن قائم کرنے کے لئے تمام ضروری اقدامات کئے گئے۔مین وال کے گرد چیک پوسٹوں کے انتظام کو بہتر کیا گیا اور مستعد عملہ تعینات کیا گیا۔جیل کی ہفتہ وار ڈیوٹیاں تمام گارڈ کی موجودگی میں جنرل پریڈ کے دوران لگائی گئیں۔یہ ہنگامہ محض پہلے سے طے شدہ پلان کے مطابق تھا جو چند شرپسند کے اکسانے پر پیش آیا۔مزید برآں جن اسیران سے ممنوعہ اشیاء موبائل فون برآمد ہوئے ان کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی۔

(ب) یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ جیل ہذا کی سابق انتظامیہ کے دور میں مذکورہ غیر قانونی دھندے جاری تھے جن کو نئے تعینات ہونے والے سپرنٹنڈنٹ جیل نے ختم کیا۔منشیات فروشی اور منتھلی رشوت کے حوالے سے جناب سالک جلال ڈپٹی انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات لاہور ریجن جناب ڈسٹرکٹ کوآرڈی نیشن آفیسر اور ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر شیخوپورہ کے سامنے تمام حوالاتیوں اور قیدیان نے اس امر کی تصدیق کی کہ انہوں نے ہنگامہ آرائی غیر قانونی مراعات بند کرنے پر کی ہے اور موجودہ انتظامیہ معاملات کو انتہائی شفاف انداز میں چلا رہی ہے۔

(ج) ایک اعلیٰ سطح انکوائری کمیٹی تشکیل دی گئی جو مندرجہ ذیل سینئر آفیسران پر مشتمل تھی جن کے نام درج ذیل ہیں:۔

1-	محمد سالک جلال، ڈی آئی جی(انسپکشن)	بی ایس19
2-	محمد جاوید لطیف، اے آئی جی	بی ایس18

(د) سپرنٹنڈنٹ جیل ضلع شیخوپورہ کا نہیں بلکہ ضلع ننکانہ صاحب کا رہائشی ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب بطور مجاز اتھارٹی تعیناتی عمل میں لاسکتی ہے۔

(و) یہ بات قطعاً اور بے بنیاد ہے موجودہ انتظامیہ جیل کے معاملات کو قانون اور قاعدے کے مطابق چلا رہی ہے جس کی بڑی مثال یہ ہے کہ موجودہ انتظامیہ کی زیر نگرانی معاملات پُرامن اور احسن انداز میں انجام دیئے جا رہے ہیں دراصل ہنگامہ کی بڑی وجہ سابق انتظامیہ کی بدانتظامی اور اسیران کو رشوت کے بدلے غیر قانونی سہولیات کی فراہمی تھی۔

(ز) اسیران کو رشوت کے بدلے غیر قانونی سہولیات دیئے جانے کی بابت سابق جیل انتظامیہ کے خلاف حکومت پنجاب کارروائی کر سکتی ہے اس بابت تحقیقات جاری ہیں۔

بہاولپور بورسٹل جیل میں قیدیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*997: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور بورسٹل جیل میں قیدیوں کو ٹھہرانے کے لئے کتنی گنجائش ہے اور ان کی موجودہ تعداد کیا ہے نیز وہ کن جرائم کی پاداش میں مقید ہیں، تفصیل میں نام، ولدیت، عمر، جرم اور بقیہ قید کی مدت بیان کی جائے؟

(ب) ان اسیران کی تعلیم، تربیت اور ہنر سکھانے کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں؟

(ج) ان اسیران کی تفریح کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں؟

(د) ان اسیران کی اخلاقی، روحانی اور ذہنی نشوونما کے لئے کن کن ماہرین / ڈاکٹر / مذہبی رہنما کی خدمات سے استفادہ کیا جا رہا ہے نیز ان ماہرین کے نام، عرصہ تعیناتی یا عرصہ مشاورت کی تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) بورسٹل جیل بہاولپور میں 434 قیدیوں کو ٹھہرانے کی گنجائش ہے۔ موجودہ قیدیوں کی تعداد 79 ہے جن میں 50 حوالاتی اور 29 قیدی شامل ہیں۔ قیدیوں کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جیل ہذا میں اسیران کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک عدد سکول موجود ہے جس میں بچوں کو دینی تعلیم اور دنیاوی تعلیم دی جاتی ہے جس کے لئے تربیت یافتہ اساتذہ موجود ہیں۔ ہنر سکھانے کے لئے بھی جیل ہذا میں ایک عدد فیکٹری موجود ہے جس میں اسیر بچوں کو ٹیلرنگ کی تربیت دی جاتی ہے اور اسی طرح جیل ہذا میں ایک عدد کمپیوٹر سنٹر بھی موجود ہے جس میں اسیر بچوں کو کمپیوٹر کی بنیادی تعلیم دی جاتی ہے جس کے لئے تربیت یافتہ اساتذہ موجود ہیں۔

(ج) تمام اسیران کو ان کی بیرکوں میں لڈو (Ludo) اور کیرم بورڈ مہیا ہیں اس کے علاوہ ہر بیرک میں کلر ٹی وی بھی موجود ہے۔تمام اسیر بچوں کو صبح کے وقت پی ٹی پریڈ کروائی جاتی ہے جس کے لئے تربیت یافتہ اساتذہ موجود ہیں۔

(د) جیل ہذا میں اسیران کی اخلاقی اور روحانی تربیت کے لئے مذہبی اساتذہ موجود ہیں جو ان کی تربیت کرتے ہیں۔جیل ہذا میں مختلف تہواروں پر تقریبات منعقد کی جاتی ہیں جس میں باہر سے معزز مہمانوں کو بلایا جاتا ہے جس سے اسیر بچوں کو ان کے پر اثر خیالات سننے کا موقع ملتا ہے۔ جیل ہذا میں بوقت ضرورت سپیشلسٹ ڈاکٹروں کو بھی ڈی ایچ کیو ہسپتال سے بلوایا جاتا ہے اور ان کی مشاورت سے بیمار اسیران کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل بہاولپور میں وفات پانے والے قیدیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*998: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل بہاولپور میں سال 2003 سے آج تک جو اسیران دوران قید وفات پا گئے، ان کے نام، ولدیت، جرم اور عمر کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ان میں سے کتنے قیدیوں کا پوسٹ مارٹم کرایا گیا اور ان کی اموات کی وجوہات کیا تھیں؟

(ج) اگر پوسٹ مارٹم نہیں کرایا گیا تو کن وجوہات کی بناء پر نہیں کرایا گیا؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) سنٹرل جیل بہاولپور میں سال 2003 سے آج تک جیل میں وفات پانے والے اسیران کی تعداد 59 ہے، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صرف دو اسیران کا پوسٹ مارٹم کرایا گیا کیونکہ انہوں نے خودکشی کی تھی۔

(ج) 59 میں سے 57 اسیران کا پوسٹ مارٹم نہیں کرایا گیا کیونکہ ان کے لواحقین پوسٹ مارٹم پر رضامند نہ ہوئے۔

پنجاب کی جیلوں میں بچوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1312: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کی مختلف جیلوں میں بچے قید ہیں، اگر ہاں تو ان کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب کی جیلوں میں قید بچے قتل، چوری، ڈکیتی، نشہ اور اسلحہ وغیرہ رکھنے کے مقدمات میں ملوث ہیں، اگر ہاں تو اس کی تفصیل کیا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) اس وقت پنجاب کی جیلوں میں 1126 نو عمر اسیران بند ہیں جن کی جیل وار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب کی جیلوں میں بند نو عمر اسیران کی جرم وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں خواتین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1313: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں خواتین بھی قید ہیں، اگر ہاں تو ان کے نام اور تعداد کیا ہے؟

(ب) مذکورہ خواتین قیدیوں کو کن کن جرائم میں سزا ہوئی اور اب ان کی سزا کی مدت کتنی رہ گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت ان خواتین کو چھوڑنے کا ارادہ رکھتی ہے جن کی سزا تین مہینے سے کم رہتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) اس وقت ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں کوئی خاتون اسیر بند نہ ہے بلکہ سنٹرل جیل لاہور میں اس وقت 152 خواتین بند ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) اور ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سنٹرل جیل لاہور میں بند قیدی خواتین کی قید و بقایا قید کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت پہلے ہی عید کے موقع پر تمام قیدی خواتین کو ماسوائے Chapter-xvi صدر پاکستان کی طرف سے 3 ماہ، ہوم سیکرٹری صاحب کی طرف سے 2 ماہ، آئی جی جیل خانہ جات کی طرف سے 2 ماہ اور سپرنٹنڈنٹ جیل کی طرف سے ایک ماہ کی معافی کا اعلان کر چکی ہے۔

بلکہ ایسی خواتین جن کے ساتھ چھوٹے بچے موجود تھے ان کے لئے بھی ایک سال کی معافی کا اعلان کیا اور اس معافی کی وجہ سے 3 خواتین اسیران رہا ہو چکی ہیں۔

ضلع نارووال میں جیل کی عمارت کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1321: محترمہ دیبا مرزا: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع نارووال میں ملزمان کے لئے کوئی جیل موجود نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع نارووال کے جرائم میں ملوث قیدیوں کو سیالکوٹ جیل میں رکھا جاتا ہے اور مقدمات کی سماعت کے لئے ملزمان کو روزانہ ضلع کچہری نارووال میں لایا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 5 سال قبل ضلع نارووال میں جیل کی تعمیر حکومت پنجاب نے منظوری دی تھی؟

(د) کیا جیل کی تعمیر شروع ہو چکی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو وضاحت کی جائے کہ جیل کی تعمیر کب تک مکمل ہو جائے گی؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ کچھ عرصہ قبل تک چھوٹے جرائم میں ملوث ملزمان کو جوڈیشل لاک اپ جو کہ ضلع کچہری نارووال کے قریب واقع ہے اس میں رکھا جاتا ہے اور اب اس لاک اپ کو ختم کر دیا گیا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) یہ درست ہے کہ اس وقت نارووال میں کوئی جیل نہ ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے۔

(ج) ریکارڈ کے مطابق نارووال جیل تعمیر کے لئے خط و کتابت 2003 کی پہلی سہ ماہی میں شروع ہوئی تھی حصول زمین برائے تعمیر جیل کے لئے جگہ کا انتخاب اور پھر زمین کے نرخ بڑھ جانے کی وجہ سے سال 2007 میں جگہ کا انتخاب فائنل ہوا اور جگہ لے لی گئی ہے۔

(د) جیل کی تعمیر کے لئے 52 ایکڑ زمین الاٹ ہو چکی ہے اس کی ادائیگی کے بعد قبضہ بھی لیا گیا ہے اس کا نقشہ بن چکا ہے تخمینہ جات اور PC-I تیار کر کے PDWP میٹنگ میں اس کی منظوری ملتے ہی اس کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ہ) درست ہے کہ کچھ عرصہ قبل تک نارووال اور شکر گڑھ میں جوڈیشل لاک اپ موجود تھا جہاں چھوٹے جرائم میں ملوث اسیران رکھے جاتے تھے لیکن یہ دونوں لاک اپ 2006 میں بند کر دیئے گئے تھے۔

ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں قیدیوں کی گنجائش و دیگر تفصیلات

*1437: چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ ڈسٹرکٹ جیل میں کتنے قیدیوں کی گنجائش ہے اس وقت کتنے قیدی اور حوالاتی جیل میں موجود ہیں؟

(ب) کیا اس وقت سیالکوٹ جیل میں کتنے سزائے موت کے قیدی ہیں اور ایک کمرے میں کتنے قیدی رہ رہے ہیں؟

(ج) سزائے موت کے قیدیوں کو واک کے لئے کتنا وقت دیا جاتا ہے اور ان کو ہینڈ کف لگائے جاتے ہیں، اگر لگائے جاتے ہیں تو کیا یہ قانون میں موجود ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں 722 قیدیوں کی گنجائش موجود ہے جبکہ موجودہ گنتی 2747 ہے۔

حوالاتی	2041
قیدی	324
قیدی سزائے موت	382
ٹوٹل گنتی	2747

(ب) اس وقت جیل ہذا میں 382 سزائے موت کے قیدی ہیں اور ایک کمرے میں 7/8 قیدی رہ رہے ہیں۔

(ج) سزائے موت کے قیدیوں کو 2 گھنٹے صبح اور 2 گھنٹے شام واک ٹائم دیا جاتا ہے اور جیل قاعدہ نمبر 340 کے تحت سزائے موت کے قیدیوں کو ہینڈ کف بھی لگائی جاتی ہیں۔

کیمپ جیل قصور کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*1936: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیمپ جیل قصور کا رقبہ کتنے ایکڑ پر پھیلا ہوا ہے؟

(ب) کیمپ جیل کے رقبہ کے کتنے حصہ پر عمارتیں تعمیر کی گئی ہیں؟

(ج) کیمپ جیل قصور کا کتنا رقبہ خالی پڑا ہے؟

(د) کیمپ جیل قصور میں قیدیوں کو رکھنے کے لئے کتنی بیرکس بنائی گئی ہیں؟

(ہ) کیمپ جیل قصور میں ہر بیرک میں کتنے قیدی رکھنے کی گنجائش ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل قصور کا کل رقبہ 32 ایکڑ 1 کنال اور 10 مرلے پر مشتمل ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل قصور کے رقبہ پر مندرجہ ذیل عمارتیں تعمیر کی گئی ہیں:-

	مرلے	کنال	ایکڑ
جیل رقبہ بلڈنگ	5	4	8
جیل کالونی	15	6	7
زیر کاشت رقبہ	10	6	15
کل رقبہ	10	01	32

(ج) تفصیل جز (ب) میں دے دی گئی ہے۔

(د) ڈسٹرکٹ جیل قصور میں اس وقت 12 بیرکس موجود ہیں۔

(ہ) ڈسٹرکٹ جیل قصور میں ہر بیرک میں 60 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے جبکہ ڈسٹرکٹ جیل قصور میں 444 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے اور اس وقت 1674 اسیران مقید ہیں 277 فیصد گنجائش سے زیادہ ہیں۔

کیمپ جیل قصور میں قیدی خواتین کی تفصیلات

*1937: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیمپ جیل قصور میں 2007 کے دوران کتنی قیدی خواتین کو لایا گیا نیز انہیں کن کن جرائم میں گرفتار کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیمپ جیل قصور میں خواتین کو اپنے عزیزوں سے ملنے کے کیا اوقات مقرر ہیں؟

(ج) کیمپ جیل قصور میں خواتین قیدیوں کی فلاح کے لئے کن کن منصوبوں پر عمل کیا جا رہا ہے؟

(د) کیمپ جیل قصور میں خواتین کی کتنی بیرکس ہیں اور ہر بیرک میں کتنی قیدی خواتین کو رکھا جاتا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل قصور میں 60 خواتین کو گرفتار کر کے سال 2007 میں بھجوایا گیا جن کے جرائم مندرجہ ذیل ہیں:-

302-376-365-3/4-9 B, 9C

(ب) ڈسٹرکٹ جیل قصور میں قیدی خواتین کو اپنے عزیزوں سے ملنے کے لئے بروز منگل وقت آٹھ سے ایک بجے تک مقرر کیا گیا ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل قصور میں قیدی خواتین کی فلاح کے لئے سلائی مشینیں اور سلائی ٹیچر بھی مہیا کی گئی ہے اور تعلیم و تربیت کے لئے مذہبی ٹیچر تعینات ہے اور اس کے علاوہ میڈیکل سہولت کے لئے ایک لیڈی ہیلتھ وزیٹر بھی روزانہ کے لئے مقرر ہے۔

(د) ڈسٹرکٹ جیل قصور میں قیدی خواتین کے لئے ایک بیرک اور دو سیل ہیں۔ایک بیرک میں 15 خواتین قیدی رکھنے کی گنجائش ہے۔

کیمپ جیل لاہور میں قیدی بچوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1965: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیمپ جیل لاہور میں کتنے قیدی بچے ہیں، ان کی تعداد بتائی جائے؟

(ب) کیمپ جیل لاہور میں کتنے قیدی بچے کس کس جرم میں لائے گئے نیز جرم کی نوعیت بھی بتائی جائے؟

(ج) کیمپ جیل لاہور میں قیدی بچوں کی فلاح کے لئے کن منصوبوں پر عمل کیا جا رہا ہے منصوبہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیمپ جیل لاہور کا عملہ کتنے افراد پر مشتمل ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) کیمپ جیل لاہور میں قیدی بچوں کو والدین کے ملنے کے لئے کیا اوقات مقرر کئے گئے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) کیمپ جیل لاہور میں اس وقت کوئی قیدی بچہ مقید نہ ہے البتہ 18 سال تک کی عمر کے 115 حوالاتی بچے مقید ہیں۔

(ب) کیمپ جیل لاہور میں اس وقت 115 حوالاتی بچے مقید ہیں ان کی جرم وار تفصیل درج ذیل ہے:-

قتل	20
زنا	08
ڈکیتی	18
چوری	32
لڑائی	10
جیب تراشی	07
منشیات	14
اسلحہ	08
ٹوٹل	115

(ج) کیمپ جیل لاہور میں قیدی بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے درج ذیل اقدامات کئے گئے ہیں:-

1- تدریسی تعلیم دی جاتی ہے۔
2- دینی تعلیم دی جاتی ہے۔
3- کمپیوٹر لیب موجود ہے کمپیوٹر سکھایا جاتا ہے۔
4- کرسیاں بنانے کا کام سکھایا جاتا ہے۔
5- ٹیلرنگ کا کام سکھایا جاتا ہے۔

(د) کیمپ جیل لاہور میں تعینات عملہ کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے کل 458 sanctioned strength نفوس پر مشتمل ہے لیکن 26 اسامیاں خالی پڑی ہیں۔

(ہ) کیمپ جیل لاہور میں حوالاتی بچوں سے ملاقات کے لئے دفتری اوقات میں ہفتہ میں دو دن جمعہ اور ہفتہ مقرر کئے ہوئے ہیں۔

پریزنز سٹاف ویلفیئر فاؤنڈیشن کے منصوبہ جات و دیگر تفصیلات

*2021: جناب اعجاز احمد خان: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب پولیس فاؤنڈیشن کی طرز پر Prisons سٹاف ویلفیئر فاؤنڈیشن محکمہ جیل خانہ جات کے ملازمین کی ویلفیئر کے لئے کام کر رہی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ فاؤنڈیشن اس وقت کن کن منصوبہ جات / ویلفیئر کے کام سر انجام دے رہی ہے، ان منصوبہ جات کی تفصیل مہیا کی جائے؟

(ج) اس وقت اس فاؤنڈیشن کے پاس کتنے فنڈز ہیں اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) پنجاب پریزنز فاؤنڈیشن کا نوٹیفکیشن نمبر SO(R-III)(S&GAD)1-94/95 مورخہ 14-02-1996 کو S&GAD نے کر دیا تھا لیکن لاء ڈیپارٹمنٹ کے اعتراض پر ابھی تک پنجاب پریزنز فاؤنڈیشن فنکشنل نہ ہو سکی ہے۔ حکومت پنجاب محکمہ داخلہ کے پاس کیس زیر غور ہے۔

(ب) ۔ایضاً۔

(ج) فاؤنڈیشن فنکشنل نہ ہے لہذا فاؤنڈیشن کے اکاؤنٹ میں کوئی فنڈز موجود نہ ہے۔

صوبہ بھر میں قید خواتین و بچوں کی تعداد

*2149: ڈاکٹر مسرت حسن: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر کی جیلوں میں قید خواتین کی تعداد جیل وار کتنی ہے؟

(ب) ان قیدی خواتین میں کتنی ایسی خواتین ہیں جو بغیر مقدمہ کے بند ہیں، ان کے نام، پتا جات نیز جیل میں رکھنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ان قیدی خواتین کے ساتھ ساتھ قید بچوں کی تعداد جیل وار بیان کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) پنجاب کی جیلوں میں جیل وار بند حوالاتی / قیدیان خواتین اسیران کی تعداد ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر برائے ملاحظہ رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب کی جیلوں میں اس وقت کوئی خواتین بغیر مقدمہ کے بند نہ ہے۔

(ج) قیدی خواتین کے ساتھ بند بچوں کی تعداد ضمیمہ (ب) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سنٹرل جیل بہاولپور میں 65 سال سے اوپر کے قیدیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2177: جناب ذوالفقار علی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اس وقت سنٹرل جیل بہاولپور میں 65 سال اور اس سے زائد عمر کے قیدیوں کے نام، ولدیت اور جرم کی تفصیل بتائیں؟

(ب) اس جیل میں ایسے قیدی کتنے ہیں جن کی قید تو ختم ہو چکی ہے مگر جرمانہ کی رقم ادا نہ کر سکنے کی وجہ سے قید ہیں، ان کے نام اور جرم کی تفصیل بتائیں؟

(ج) اس جیل میں لاوارث قیدیوں کے نام اور جرم کی تفصیل بتائیں؟

(د) کیا حکومت اوپر بیان کردہ قیدیوں کو فوری رہا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) اس وقت سنٹرل جیل بہاولپور میں 65 سال اور اس سے زائد عمر کے قیدیوں کی تعداد 27 ہے جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سنٹرل جیل بہاولپور میں اس وقت دو قیدیان ایسے ہیں جن کی سزا ختم ہو چکی ہے اور اب جرمانے کی سزا کاٹ رہے ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سنٹرل جیل بہاولپور میں اس وقت 13 لاوارث قیدیان مقید ہیں جن کے نام اور جرم کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جز (الف) 65 سالہ قیدیان کا جرم Chapter-xvi کریمنل پینل کوڈ میں آتا ہے اس لئے مذکورہ قیدیان رہا نہیں ہو سکتے۔

جز (ب) میں مذکور دونوں قیدیان منشیات کے جرم میں جرمانے کی قید کاٹ رہے ہیں۔ مخیر حضرات منشیات کے جرم میں ملوث اسیران کا جرمانہ ادا نہیں کرتے لہذا جرمانے کی قید کاٹ کر دونوں اسیران رہا ہو جائیں گے۔

جز(ج) میں مذکور 13 لاوارث قیدیوں کی قید ابھی باقی ہے جب قید ختم ہو جائے گی تو مذکورہ قیدیان جیل سے رہا ہو جائیں گے۔

ڈسٹرکٹ و سنٹرل جیل فیصل آباد میں مسیحی قیدیوں کی تعداد و تفصیل

*2413: جناب جوئیل عامر سہوترا: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ و سنٹرل جیل فیصل آباد میں مسیحی مرد اور خواتین قیدیوں کی الگ الگ تعداد بیان کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مسیحی قیدیوں کے دوران قید بائبل مقدس کا کورس مکمل کرنے پر قید میں کوئی رعایت نہیں دی جاتی، اگر ہاں تو کیوں اور نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) اس وقت ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں 77 حوالاتی اور 2 قیدی مسیح بند ہیں جب کہ کوئی مسیح خاتون مذکورہ جیل میں بند نہ ہے اس کے علاوہ سنٹرل جیل فیصل آباد میں 25 مسیح قیدی اور 16 سزائے موت مسیح قیدی بند ہیں اور کوئی مسیح خاتون بند نہ ہے۔

(ب) مسیح قیدیوں کو دوران قید بائبل مقدس کا کورس مکمل کرنے پر معافی دی جاتی ہے۔

صوبہ میں جیلوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2430: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں تاحال کتنی تعداد میں جیلیں ہیں ان جیلوں میں قیدیوں کو کون کون سی سہولتیں میسر ہیں قیدیوں میں سے جو سرکاری ملازمین مختلف مقدمات میں جیل چلے جاتے ہیں ان کے لئے علیحدہ بیرک ہے یا وہ دوسرے ملزمان کے ساتھ قید ہیں؟

(ب) کیا صوبہ میں قائم جیلوں میں قیدیوں کے مطالعہ کے لئے ہر جیل میں لائبریری قائم ہے؟

(ج) کیا صوبہ میں قائم جیلوں میں قیدیوں کو پی سی او کی سہولت میسر ہے؟

(د) کیا حکومت صوبہ کے تمام اضلاع میں جیلیں قائم کرنے، سرکاری ملازمین قیدیوں کے لئے جیل میں علیحدہ بیرک قائم کرنے اور قیدیوں کو پی سی او کی سہولت دینے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک نہیں تو وجوہ بیان فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت 32 جیلیں ہیں۔ان جیلوں میں مقید قیدیان کو صبح کا ناشتہ، دوپہر اور شام کا کھانا حسب معمول دیا جاتا ہے۔علاوہ ازیں جیلوں میں بند اسیران کو دینی اور دنیوی تعلیم دی جاتی ہے جس کے لئے تربیت یافتہ اساتذہ موجود ہیں اس کے علاوہ قیدیان کو ٹیلرنگ قالین بافی اور کمپیوٹر سکھانے کی سہولت بھی میسر ہے بلکہ حسب ضرورت سپیشلسٹ ڈاکٹروں کو بھی D.H.Q ہسپتال سے بلوایا جاتا ہے اور ان کی مشاورت سے بیمار اسیران کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے نیز جو سرکاری ملازمین مختلف مقدمات میں ملوث ہو کر جیل میں آتے ہیں ان کو دوسرے ملزمان کے ساتھ ہی رکھا جاتا ہے۔

(ب) پنجاب کی جیلوں میں قیدیان کے مطالعے کے لئے ہر جیل میں لائبریری قائم ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب کی جیلوں میں قیدیوں کے لئے پی سی او کی سہولت میسر نہ ہے۔

(د) جی ہاں! حکومت پنجاب تمام اضلاع میں جیلیں قائم کر رہی ہے، سرکاری ملازمین قیدیوں کے لئے کوئی علیحدہ بیرکیں تعمیر نہ کی جارہی ہیں اور حکومت پنجاب قیدیوں کے لئے جیلوں میں پی سی او کی سہولت دینے کا کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے کیوں کہ اس کی سخت ممانعت ہے۔

صوبہ میں جیلوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2433: ڈاکٹر سامیہ امجد : کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صوبہ پنجاب میں جیلوں کی تعداد کیا ہے اور کہاں، کہاں، واقع ہیں؟

(ب) ہر جیل میں ذہنی امراض میں مبتلا قیدیوں کی تعداد کیا ہے، ان میں کتنے مرد اور کتنی خواتین ہیں الگ الگ فہرست مہیا کی جائے؟

(ج) انتظامیہ مذکورہ ذہنی امراض میں مبتلا مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اکثر ذہنی امراض میں مبتلا مریضوں کو torture کے ذریعے ٹھیک کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جو غیر سائنسی، اذیت ناک اور غیر انسانی طریق علاج ہے اگر ہاں تو انتظامیہ اس غیر ذمہ دارانہ فعل کو بند کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، اگر کوئی نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا تمام جیلوں میں کوالیفائڈ ڈاکٹر اور ادویات میسر ہیں تفصیل سے معزز ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) صوبہ پنجاب میں جیلوں کی کل تعداد 32 ہے جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب کی جیلوں میں ذہنی امراض میں مبتلا قیدیوں کی تعداد 175 ہے جس کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب کی جیلوں میں باقاعدہ طور پر ایک ہسپتال ہوتا ہے جس میں تجربہ کار ڈاکٹر اور پیرا میڈیکل سٹاف کی زیر نگرانی، تمام اسیران جو کہ مختلف بیماریوں کے سلسلہ میں ہسپتال لائے جاتے ہیں بالخصوص ذہنی امراض میں مبتلا قیدیوں (مرد اور خواتین) کا علاج بطریق احسن کیا جاتا ہے۔ذہنی امراض میں مبتلا مریضوں کو باقاعدہ جیل ہسپتال میں داخل کر کے انہیں مسلسل زیر مشاہدہ رکھ کر ادویات استعمال کروائی جاتی ہیں اور ان کی غذائی ضروریات اور صفائی وغیرہ کا اہتمام ہوتا ہے تاکہ ان مریضوں کو ذہنی اور جسمانی طور پر بہتری کی طرف لایا جاسکے اس کے علاوہ ذہنی امراض کے سپیشلسٹ (Psychiatrist) اپنے اپنے ضلع کی جیل کا دورہ کرتے ہیں اور ذہنی مریضوں کو چیک کرتے ہیں اور ان کی ہدایت کے مطابق بیرون ہسپتال میں انہیں برائے علاج معالجہ بھجوایا جاتا ہے۔جن اضلاع میں شعبہ برائے ذہنی امراض نہ ہو تو وہاں کے ذہنی مریض اسیران کو ڈسٹرکٹ جیل، لاہور شفٹ کر دیا جاتا ہے اور ڈسٹرکٹ جیل لاہور کی انتظامیہ اس کی پنجاب کے سب سے بڑے ہسپتال پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ لاہور سے علاج معالجہ کرواتی ہے۔

(د) کسی بھی اسیر یا ذہنی مریض پر کسی بھی قسم کا ناروا سلوک روا رکھا جاتا ہے اور نہ ہی ان کا علاج غیر سائنسی، اذیت ناک اور غیر انسانی طریق سے کیا جاتا ہے۔گورنمنٹ آف پنجاب قیدیوں کی فلاح و بہبود خوراک اور علاج کے سلسلے میں ایک خطیر رقم خرچ کر رہی ہے اس قسم کے غیر انسانی سلوک کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔یہ ایک گمراہ کن تاثر ہے جس کا حقائق سے کوئی تعلق نہ ہے۔

(ہ) پنجاب کی تمام جیلوں میں ہسپتال موجود ہیں اور ان میں کوالیفائیڈ ڈاکٹرز اور ڈسپنسرز تقریباً 24 گھنٹے موجود رہتے ہیں اور ہر قسم کی ادویات جیل ہسپتال میں موجود ہوتی ہیں مزید برآں پنجاب کی تمام جیلوں میں پتھالوجیکل لیبارٹری اور ای سی جی مشین کی سہولت میسر ہے اور پنجاب کی بڑی جیلوں کے ہسپتال پتھالوجیکل لیبارٹری اور ای سی جی مشین کے ساتھ ساتھ ایکسرے مشین، جدید الٹرا ساؤنڈ مشین اور ڈینٹل چیئر سے آراستہ ہیں جو وہاں کے اسیران کو طبی سہولتیں فراہم کر رہے ہیں۔

ڈسٹرکٹ جیل لاہور، سال 2008 میں قیدیوں کی طبعی موت و دیگر تفصیلات

*2695: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل لاہور سال 2008 کے دوران کتنے قیدیوں کی طبعی موت ہوئی، آگاہ فرمائیں؟

(ب) سال 2008 کے دوران ہلاک ہونے والے قیدی کن کن امراض میں مبتلا تھے نیز ان کے علاج پر کتنی رقم خرچ آئی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جیل میں قیدیوں کو مفت ادویات فراہم نہیں کی جاتیں؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) سال 2008 میں ڈسٹرکٹ جیل لاہور کے درج ذیل قیدیان طبعی موت فوت ہوئے:-

I-	اندرون جیل ہسپتال	15
II-	سروسز ہسپتال وغیرہ	17
	ٹوٹل	32

(ب) سال 2008 میں ڈسٹرکٹ جیل لاہور کے فوت ہونے والے قیدیان کی بیماری مع تعداد درج ذیل ہے:-

I-	شوگر، بلڈ پریشر اور دل کے امراض	20
II-	جگر کے امراض	07
III-	کینسر	2
IV-	ٹی بی	03
	ٹوٹل	32

فی قیدی علاج تقریباً -/500 روپے خرچ ہوئے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کیونکہ تمام قیدیوں کو حکومت پنجاب کی طرف سے مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

سنٹرل جیل فیصل آباد میں قیدیوں کی گنجائش و دیگر تفصیلات

*2720:رائے اعجاز حسین:کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سنٹرل جیل فیصل آباد میں قیدیوں کو رکھنے کی کتنی گنجائش ہے؟

(ب) اس وقت مذکورہ جیل میں کتنے قیدی ہیں؟

(ج) مذکورہ جیل کو 08-2007 میں کتنا فنڈ فراہم کیا گیااور کس کس مد میں استعمال کیا گیا؟

(د) مذکورہ جیل میں قیدیوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات(چودھری عبدالغفور):

(الف) سنٹرل جیل فیصل آباد میں اس وقت 1010 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے۔

(ب) سنٹرل جیل فیصل آباد میں اس وقت 2986 اسیران مقید ہیں۔

(ج) سنٹرل جیل فیصل آباد میں 08-2007 میں جو فنڈ دیا گیا اس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سنٹرل جیل فیصل آباد میں اس وقت اسیران کو کھانے کے علاوہ میڈیکل علاج تعلیم، کھیل، ٹھنڈے پانی کے لئے الیکٹرک واٹر کولر اور پنکھوں کی سہولت میسر ہے۔

سنٹرل جیل فیصل آباد میں سٹاف کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2721:رائے اعجاز حسین:کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سنٹرل جیل فیصل آباد میں کتنا سٹاف کام کر رہا ہے، نام، عہدہ، گریڈ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ جیل کو 2005 سے 2007 کتنے فنڈز فراہم کئے گئے ان کو کس کس مد میں استعمال کیا گیا، آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ جیل میں کتنے ایسے اہلکاران وآفیسران ہیں جو عرصہ پانچ سال سے زائد ڈیوٹی دے چکے ہیں کیا حکومت قواعد کے مطابق ان کو وہاں سے ٹرانسفر کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(د) مذکورہ جیل کے کتنے ایسے آفیسران واہلکاران ہیں جن کے خلاف کرپشن کی انکوائریاں چل رہی ہیں اور کتنی انکوائریاں مکمل ہوئی ہیں اور کتنی زیرالتواء ہیں اور کیوں، آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) لسٹ فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لسٹ فلیگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لسٹ فلیگ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ کہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مسٹر محمد جہانگیر ڈوگر سنٹرل جیل فیصل آباد قیدی زاہد ولد رمضان سے رشوت لینے کے جرم میں ملوث تھا جس کے کیس پر آرڈر نمبر 76 مورخہ 24-03-2009 کے تحت تنخواہ دو سال کے لئے دو درجے نیچے فکس کی جائے۔سزا دی جاچکی ہے۔اس وقت سنٹرل جیل فیصل آباد کا مزید کوئی کیس برائے رشوت ستانی زیرالتواء نہ ہے۔

پنجاب کی جیلوں میں درخت اور پودے لگانے کی تفصیلات

*2749: محترمہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کی جیلوں میں درخت اور پودے لگانے کے لئے حکومت نے 08۔2007 اور 07۔2006 میں کتنے فنڈز مختص کئے؟

(ب) کن کن جیلوں میں پودے اور درخت لگائے گئے، ان جیلوں کے نام اور درختوں اور پودوں کی تعداد اور رقم سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) حکومت پنجاب نے مالی سال 07-2006 اور مالی سال 08-2007 میں درخت و پودے لگانے کے لئے فنڈز مختص نہ کئے ہیں۔

(ب) پنجاب کی جیلوں نے مالی سال 07-2006 میں 6400 اور مالی سال 08-2007 میں 10600 درخت و پودے اپنی مدد آپ کے تحت، مخیر حضرات اور محکمہ جنگلات پنجاب کے تعاون سے لگائے ہیں۔ تفصیل فلیگ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کوٹ لکھپت جیل لاہور میں قید عورتوں کی تفصیلات

*2798: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوٹ لکھپت جیل لاہور میں قیدی عورتوں اور قیدی مردوں کے ملاقات کے اوقات الگ الگ ہیں؟

(ب) متذکرہ جیل میں قیدیوں سے ملاقات کے شیڈول کون سی اتھارٹی منظور کرتی ہے؟

(ج) کوٹ لکھپت جیل لاہور قیدی عورتوں کے لئے کل کتنا سٹاف ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ کوٹ لکھپت جیل لاہور قیدی عورتوں اور مرد قیدیوں کے لئے الگ الگ بیرکیں ہیں؟

(ہ) کیا کوٹ لکھپت جیل لاہور میں ایمرجنسی کی صورت میں ایمبولینس کی سہولت میسر ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) یہ درست ہے کہ سنٹرل جیل کوٹ لکھپت میں مرد اسیران اور خواتین اسیران کے ملاقات کے دن الگ الگ مقرر ہیں۔

(ب) ملاقات کا شیڈول سپرنٹنڈنٹ جیل مرتب کرتا ہے۔

(ج) کوٹ لکھپت جیل میں خواتین اسیران کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف تعینات ہے:-

(i)	لیڈی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	1
(ii)	لیڈی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	3
(iii)	لیڈی وارڈن	4

(د) جی ہاں! یہ درست ہے کہ کوٹ لکھپت جیل میں خواتین اسیران کے لئے الگ لیڈی وارڈز بنی ہوئی ہیں جہاں مرد اسیران کا داخلہ ممنوع ہے جبکہ مردوں کے لئے الگ بیرکیں بنی ہوئی ہیں۔

(ہ) کوٹ لکھپت جیل میں ایمرجنسی کی صورت میں جیل کی سرکاری ایمبولینس کی سہولت میسر ہے۔

پنجاب میں نئی تعمیر کی جانے والی جیلوں کی تفصیلات

*3332: **چوہدری محمد اسد اللہ**: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کی جیلوں میں گنجائش سے زیادہ قیدیوں کی تعداد کی وجہ سے کچھ نئی جیلیں تعمیر کی جارہی ہیں اگر ہاں تو کون کون سی جگہ پر؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حافظ آباد میں بھی جیل کی تعمیر کی جارہی ہے، اگر ہاں تو اس میں کتنے قیدی رکھنے کی گنجائش ہوگی اور اس کی کب تک تعمیر مکمل کر لی جائے گی؟

وزیر جیل خانہ جات (چوہدری عبدالغفور):

(الف) پنجاب کے مختلف اضلاع میں جو نئی جیلیں تعمیر کی جارہی ہیں وہ درج ذیل ہیں:۔

1- ڈسٹرکٹ جیل حافظ آباد
2- ہائی سکیورٹی پریژن ساہیوال
3- ڈسٹرکٹ جیل، خانیوال
4- ڈسٹرکٹ جیل، لودھراں
5- ہائی سکیورٹی پریژن میانوالی
6- ڈسٹرکٹ جیل، راجن پور
7- ڈسٹرکٹ جیل، نارووال
8- ڈسٹرکٹ جیل، ملتان
9- تبدیلی جوڈیشل لاک اپ شجاع آباد سے سب جیل شجاع آباد
10- ڈسٹرکٹ جیل، اوکاڑہ
11- ڈسٹرکٹ جیل، پاکپتن
12- ڈسٹرکٹ جیل بھکر
13- اسٹیبلشمنٹ آف ہائی سکیورٹی بیرک / پریژن سنٹرل جیل لاہور
14- اسٹیبلشمنٹ آف ہائی سکیورٹی بیرک / پریژن سنٹرل جیل راولپنڈی

(ب) جی ہاں! ڈسٹرکٹ حافظ آباد میں ایک نئی ڈسٹرکٹ جیل تعمیر ہو رہی ہے اس میں 1000 اسیران رکھنے کی گنجائش ہوگی۔ فنڈز پورے مل جائیں تو یہ 36 ماہ میں مکمل ہو جائے گی۔

گوجرانوالہ جیل سے جرمانہ کی رقم ادا نہ کرنے والے قیدیوں کی رہائی کا مسئلہ

*3333: چوہدری محمد اسد اللہ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ جیل میں کچھ قیدی جرمانہ کی رقم ادا نہ کرنے کی وجہ سے قید ہیں، اگر ہاں تو ان کے نام مع پتاجات اور جرمانہ کی رقم کی تفصیل کیا ہے؟

(ب) کیا حکومت سرکاری خزانے یا مخیر حضرات سے رقم لے کر جرمانہ کی رقم ادا کر کے قیدیوں کو رہا کرنے کی کوشش کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات (چوہدری عبدالغفور):

(الف) سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں اس وقت جرمانہ ادا نہ کرنے کی وجہ سے کوئی بھی اسیر بند نہ ہے بلکہ بوجہ دیت، دمن، ارش میں ملوث اسیران کی تعداد تین ہے جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس وقت حکومت کی طرف سے اسیران کا جرمانہ ادا کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔تاہم مخیر حضرات سے رابطہ کیا جا رہا ہے تاکہ اسیران کو رہائی دلوائی جا سکے۔

جیل ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کی تفصیلات

*3338: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب حکومت نے چند دن ہوئے پولیس ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کا اعلان کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس کی تنخواہوں میں اضافے کے بعد اڈیالہ جیل (راولپنڈی) کے ملازمین نے بھی تنخواہوں میں اضافہ کے لئے شدید احتجاج کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت جیل ملازمین اور خصوصاً اڈیالہ جیل (راولپنڈی) کے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کرنے کو تیار ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (چوہدری عبدالغفور):

(الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) اس ضمن میں تحریر ہے کہ حکومت پنجاب نے بذریعہ چٹھی نمبری SO(Prs)18-24/2009 مورخہ 26-09-2009 کے تحت پنجاب کے تمام جیل ملازمین کی تنخواہوں میں بذریعہ الاؤنس اضافہ کر دیا ہے۔

جیلوں میں قید کم عمر ملزمان کی تعداد اور ان کے کیسز کی تفصیلات

*3341: جناب طاہر اقبال چودھری: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ، ساہیوال، شیخوپورہ، راولپنڈی، جہلم، چکوال، جھنگ، سرگودھا، ڈیرہ غازی خان اور بہاولنگر میں کتنے ملزم بچے 2005 سے اب تک مختلف جرائم میں سزا یافتہ ہیں اور کتنے بچوں کے کیس زیر سماعت ہیں؟

(ب) بچوں کے کیسز میں غیر ضروری تاخیر کی وجہ کیا ہے، کیا probation Law Officers کی تعداد میں اضافہ کرنے سے تاخیر کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے اگر ہاں تو مذکورہ آفیسرز کی تعداد میں اضافہ نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں اور کب تک کمی پوری کر دی جائے گی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ Juvenile Justice Law Ordinance کی Provisions کی خلاف ورزی کرتے ہوئے قیدی بچیوں کو قیدی خواتین کے ساتھ رکھا جا رہا ہے کیا یہ درست ہے کہ بچیوں کو خواتین قیدیوں کے ساتھ رکھنا جرم ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) گوجرانوالہ، ساہیوال، شیخوپورہ، راولپنڈی، جہلم، چکوال، جھنگ، سرگودھا، ڈیرہ غازی خان اور بہاولنگر میں 2005 سے اب تک جتنے ملزم بچے سزا یافتہ ہیں اور جن بچوں کے کیسز زیر سماعت ہیں ان کا تفصیلی جواب متعلقہ ضلع کے سامنے ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر برائے ملاحظہ رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) عام طور پر بچوں کے کیسز میں غیر ضروری تاخیر محکمہ پولیس کی وجہ سے ہوتی ہے کیونکہ محکمہ پولیس ان کیسز میں چالان مکمل کرنے میں کافی وقت لیتا ہے جس کی وجہ سے بچوں

کے کیسز نمٹانے میں تاخیر ہو جاتی ہے لہذا پروبیشن آفیسرز کی تعداد بڑھانے سے مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ قیدی بچوں کو قیدی خواتین کے ساتھ رکھا جارہا ہے۔صرف خواتین کے ساتھ ان کے اپنے بچے جن کی عمر 6 سال تک ہے رہ رہے ہیں۔ Pakistan Prisons Rules کے Rule 326 کے تحت 6 سال سے زائد العمر بچیوں کو خواتین قیدیوں کے ساتھ رکھنے کی اجازت نہ ہے۔

قیدی بچوں کے لئے علیحٰدہ جیل بنانے کی تفصیلات

*3342: چودھری محمد ظہیر الدین خان: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ Juvenile Justice Law Ordinance 2000 میں جاری ہوا تھا لیکن عملی طور پر نفاذ نہ ہونے کے باعث پنجاب کی 33 جیلوں میں بچے ڈاکوؤں، قاتلوں اور سنگین نوعیت میں ملوث ملزمان کے ساتھ شب و روز گزارنے پر مجبور ہیں؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ستم رسیدہ بچوں کی تعداد کم از کم 2500 ہے، حالانکہ مذکورہ آرڈیننس کے تحت سابق دور میں ہر ضلع میں علیحٰدہ بورسٹل Institute قائم کرنے کے لئے فنڈز بھی جاری کر دیئے گئے تھے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ قانون پر عمل درآمد نہ کرنے اور بچوں کے لئے علیحٰدہ جیل نہ بنانے کی کیاوجوہات ہیں، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) Juvenile Justice Law Ordinance 2000 سال 2000 میں جاری ہوا تھا اوراس پر عملدرآمد ہورہاہے۔صوبہ پنجاب میں دوبورسٹل جیلیں ہیں جو ضلع بہاولپور اور ضلع فیصل آباد میں تعمیر شدہ ہیں۔تمام جیلوں میں بچوں کو علیحٰدہ بیرکوں میں رکھا جاتا ہے اور وہاں پر بڑی عمر کے یعنی 18 سال سے زائد عمر کے اسیران کی جانے کی اجازت نہ ہے۔

(ب) اس وقت پنجاب کی جیلوں میں 845 عدد بچے مقید ہیں۔یہ اطلاع درست نہ ہے کہ اس وقت 2500 بچے مقید ہیں۔بورسٹل Institute قائم کرنے کے لئے ابھی تک مطلوبہ فنڈ جاری نہ ہوئے۔

(ج) جیل ہائے پنجاب میں 32 عدد جیلیں تعمیر شدہ ہیں جن میں 9 سنٹرل جیلیں، 2 بورسٹل جیلیں، ایک زنانہ جیل، ایک سب جیل اور 19 ڈسٹرکٹ جیلیں ہیں۔زنانہ جیل کے علاوہ ہر جیل میں نوعمر وارڈ / بیرک تعمیر کی گئی ہے جہاں ان بچوں کو علیحدہ رکھا جاتا ہے۔

اڈیالہ جیل راولپنڈی کے قیدیوں میں موبائل فون کا استعمال

*3454: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اڈیالہ جیل میں قیدیوں میں موبائل فون کا استعمال بہت زیادہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ملزمان کا موبائل فون کے ذریعے باہر بیٹھے ہوئے اشتہاری ملزمان سے باقاعدہ رابطہ رہتا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ رابطے کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک ممکن ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) یہ درست نہ ہے۔صوبہ پنجاب کی جیلوں بشمول اڈیالہ جیل راولپنڈی کے اسیران کو موبائل فون رکھنے کی اجازت نہ ہے۔اس بابت پاکستان پریزن رول کے تحت باقاعدہ تلاشی کا سسٹم رائج ہے۔اسیران کی باقاعدہ جسمانی تلاشی بوقت آمد تاریخ پیشی بذریعہ میٹل ڈیٹیکٹر اور ان کے سامان کی باقاعدہ تلاشی بذریعہ سکینگ مشین کروائی جاتی ہے تاکہ کوئی بھی ممنوعہ چیز جیل کے اندر نہ جاسکے۔علاوہ ازیں اندرون جیل اسیران کے سامان کی اچانک تلاشی کا سلسلہ بمطابق جیل قوانین لاگو کیا ہوا ہے اور اگر کسی بھی اسیر سے کوئی ممنوعہ چیز یا موبائل فون برآمد ہوتا ہے تو اس کے خلاف پاکستان پریزن رول نمبر 235 اور 240 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔اڈیالہ جیل راولپنڈی پر کسی بھی کارنر سے اس بارے میں کبھی بھی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے نیز نہ ہی اس قسم کا کوئی واقعہ تاحال پیش آیا ہے جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جائے کہ اسیران کا بیرون جیل بیٹھے اشتہاری ملزمان سے کوئی رابطہ ہے۔

(ج) یقیناً چونکہ مروجہ رولز میں اس کی اجازت نہ ہے- دیگر پنجاب حکومت جیلوں میں heavy jamers نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس سلسلہ میں جیلوں کا باقاعدہ سروے ہو رہا ہے-

جوڈیشل حوالات میاں چنوں کی تعمیر و تفصیلات

*3563: رانا بابر حسین: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جوڈیشل حوالات میاں چنوں (خانیوال) کتنے رقبہ پر قائم کی گئی، اس کی لاگت نیز تعمیر کرنے کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس جوڈیشل لاک اپ کو بند کر دیا گیا ہے اس کی بندش کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع خانیوال کے معمولی جرائم میں ملوث ملزمان کو اب اس لاک اپ میں بند کرنے کی بجائے سنٹرل جیل ملتان بند کیا جاتا ہے، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت ضلع خانیوال کے حوالاتی / ملزمان کو مذکورہ جوڈیشل حوالات میں بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) 18 کنال پر مشتمل جوڈیشل لاک اپ میاں چنوں 1989 میں تعمیر کی گئی تھی اس کی لاگت پر مبلغ 2620162 روپے خرچہ آیا- تاکہ یہاں کے حوالاتی مقامی طور پر اپنے مقدمات کی پیروی کر سکیں- مزید برآں اسیران کی ملاقات میں آسانی ہو-

(ب) جوڈیشل لاک اپ موسیٰ ورک میاں چنوں کو تعمیر کرنے کا مقصد یہ تھا کہ سرکل میاں چنوں کے معمولی نوعیت کے ملزمان جن کو عارضی طور جوڈیشل عدالتوں میں بھجوایا جاتا ہے کو جوڈیشل لاک اپ میاں چنوں میں بند کیا جائے تاکہ سنٹرل جیل ملتان میں ملزمان کی تعداد میں بلاوجہ اضافہ نہ ہو اور سب ڈویژن میاں چنوں کے پولیس سٹیشن ہائے کے ملازمین نفری کی کمی کے باوجود ملزمان کو میاں چنوں سے سنٹرل جیل ملتان لے جانے میں مصروف نہ رہیں-

جوڈیشل حوالات موسیٰ ورک میاں چنوں تھانہ صدر میاں چنوں سے 2 کلو میٹر کے فاصلہ پر غیر آباد دیہاتی علاقہ میں تعمیر کی گئی تھی۔ جس میں پولیس کی نفری HC/1،C/8، US/1 مستقل طور پر تعینات کی جاتی تھی۔ ملک گیر سکیورٹی حالات اور کمی نفری کے پیش نظر اس حوالات کو عارضی طور پر بند کر دیا گیا ہے۔

ملک گیر سکیورٹی حالات بہتر ہونے کی صورت میں سب ڈویژن میاں چنوں کے معمولی نوعیت کے ملزمان کو جوڈیشل حوالات موسیٰ ورک میاں چنوں میں رکھا جائے گا۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع خانیوال کے معمولی جرائم میں ملوث ملزمان کو اس لاک اپ میں بند کرنے کی بجائے سنٹرل جیل ملتان میں مقید رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ جوڈیشل لاک اپ میاں چنوں فنکشنل نہ ہے۔

(د) جی ہاں! حکومت پنجاب اس کو فنکشنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس ضمن میں تخمینہ لاگت مبلغ 1600 ملین روپے آرہا ہے اور اس پر کام ہو رہا ہے۔

سنٹرل جیل ملتان سے متعلقہ تفصیلات

*3564: رانا بابر حسین: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سنٹرل جیل ملتان کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں کتنے قیدی / حوالاتی رکھنے کی گنجائش ہے؟

(ج) اس وقت اس جیل میں کتنے قیدی / حوالاتی بند ہیں؟

(د) کتنے حوالاتی / قیدی گنجائش سے زیادہ ہیں؟

(ہ) اس جیل کو سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی ہے؟

(و) کیا حکومت اس جیل میں مزید بیرکس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) سنٹرل جیل ملتان کا رقبہ مندرجہ ذیل ہے:۔

ایریا	مرلے	کنال	ایکڑ
جیل بلڈنگ	00	04	48
رہائشی کالونی	00	00	39
کل رقبہ	00	04	87

(ب) سنٹرل جیل ملتان میں اس وقت 1460 قیدی / حوالاتی رکھنے کی گنجائش ہے۔

(ج) اس وقت اس جیل میں قیدی اسیران کی تعداد 1240 جبکہ حوالاتی 1306 اور سزائے موت کے 406 اسیران مقید ہیں۔

(د) اس وقت سنٹرل جیل ملتان میں 1492 اسیران حوالاتی / قیدی گنجائش سے زائد مقید ہیں۔

(ہ) سنٹرل جیل ملتان کو ڈی ورکس ہیڈ میں گزشتہ سالوں میں حسب ذیل رقم فراہم کی گئی:۔

Rs. 0.150 (M) 2007-08
Rs. 0.150 (M) 2008-09

2007-08 میں سنٹرل جیل ملتان کی کوئی سکیم ADP میں شامل نہ تھی جبکہ 2008-09 میں مندرجہ ذیل سکیموں کو رقم فراہم کی گئی:۔

1-انٹرویو / ویٹنگ شیڈز کی تعمیر Rs. 13.295 (M)

2-میڈیکل آفیسرز کی رہائش کی تعمیر Rs. 4.482 (M)

3- Non- Development funds

Rs, 103875446 (M) 2007-08
Rs. 9215655 (F)
Rs. 17,11,18,148 (M) 2008-09
Rs. 2,53,50,942 (F)

(و) سال 10-2009 میں جیل ہائے پنجاب کی جیلوں میں مزید بیرکس اور ڈیتھ سیل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے مبلغ 130.00 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں ان میں سزائے موت کے سیل بھی شامل ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

پنجاب کی جیلوں میں قیدیوں کی خوراک پر ہونے والے اخراجات

20: انجینیر قمر اسلام راجہ: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
پنجاب کی جیلوں میں دی جانے والی خوراک کے ضمن میں فی قیدی فی یوم اوسطاً کتنے اخراجات حکومت برداشت کر رہی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

پنجاب کی جیلوں میں اس وقت خوراک کا خرچہ حکومت پنجاب نے فی قیدی فی یوم اوسطاً 19.57 روپے سے بڑھا کر 50 روپے کر دیا ہے جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ جیل خانہ جات میں مذہبی ٹیچرز کی اپ گریڈیشن کا مسئلہ

75: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے مختلف محکموں میں مذہبی امور سے متعلق خدمات سر انجام دینے والے ملازمین کی بنیادی تنخواہ کے گریڈ مختلف ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام محکموں کے مذکورہ ملازمین کا بنیادی تعلیمی معیار تقریباً یکساں ہے، (یعنی میٹرک اور درس نظامی)؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکہ جیل کے مذہبی ٹیچروں کو ابھی تک اپ گریڈ نہیں کیا گیا، جبکہ کچھ عرصہ قبل دیگر محکموں کے صوبائی ملازمین کی طرح محکمہ جیل کے ملازمین کی بھی اپ گریڈیشن کی گئی لیکن مذہبی ٹیچر کو محروم رکھا گیا؟

(د) کیا حکومت مذکورہ تفاوت کو دور کرنے کے لئے قانون سازی کر کے محکمہ جیل کے مذہبی ٹیچروں کو اپ گریڈ کر کے گریڈ 15 دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) ملازمین کے سکیلوں کے لحاظ سے تمام محکموں کے مذکورہ ملازمین کا بنیادی تعلیمی معیار مختلف ہے جس کی بناء پر تنخواہ کا سکیل بھی مختلف ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ محکمہ جیل خانہ جات کے مذہبی ٹیچر کو ابھی تک اپ گریڈ نہیں کیا گیا۔ دوسرے محکموں کی طرح محکمہ جیل خانہ جات کے ملازمین کی گورنمنٹ کے نوٹیفکیشن نمبر FD-PC-32-7/2007 مورخہ 10-09-2007 کے تحت مندرجہ ذیل پوسٹوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے:۔

جونیئر کلرک BS 5 to BS 7

سینئر کلرک Bs 7 to BS 9

اسسٹنٹ / ہیڈ کلرک BS 11 to BS-14

علاوہ ازیں گورنمنٹ کے نوٹیفکیشن نمبر FD-PC-32-7/2007 مورخہ 10-09-2007 کے مطابق گریڈ ایک سے چار تک کی پوسٹیں اپ گریڈ کی گئیں۔

محکمہ کی باقی پوسٹوں کو اپ گریڈ کرنے کے لئے سفارشات محکمہ داخلہ کو بذریعہ چٹھی نمبری 43998 مورخہ 06-10-2008 کے تحت گورنمنٹ کو کیس بھیجا جا چکا ہے جن میں مذہبی ٹیچر کا بنیادی سکیل اپ گریڈ کرنے کا معاملہ بھی شامل ہے۔مگر تاحال ان ملازمین کی اپ گریڈیشن کا مسئلہ زیر التواء ہے۔

(د) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ محکمہ کی باقی پوسٹوں کو اپ گریڈ کرنے کے لئے سفارشات محکمہ داخلہ کو بذریعہ چٹھی نمبری 43998 مورخہ 06-10-2008 کے تحت گورنمنٹ کو کیس بھیجا جا چکا ہے جن میں مذہبی ٹیچر کا بنیادی سکیل اپ گریڈ کرنے کا معاملہ بھی شامل ہے۔مگر تاحال ان ملازمین کی اپ گریڈیشن کا مسئلہ زیر التواء ہے۔

جیلوں میں منشیات کی سمگلنگ کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات

143: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کی مختلف جیلوں میں منشیات کے عادی ملزمان کو غیر قانونی طریقوں سے منشیات پہنچائی جاتی ہیں؟

(ب) کیا حکومت نے جیلوں کو منشیات کی لعنت سے پاک کرنے کے لئے کوئی منصوبہ بندی کی ہے؟

(ج) کیا جیل کے وہ ملازمین جو اس کالے دھندے میں ملوث ہیں انہیں سزا دی جاتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) جی نہیں۔پنجاب کی جیلوں میں منشیات کے عادی ملزمان کو کسی بھی ذریعے سے منشیات سپلائی نہیں کی جاتی۔بلکہ منشیات کے عادی مجرموں کو جیل کے باقی اسیران سے علیحدہ بند کیا جاتا ہے۔اور ان کی نگرانی کے لئے سپیشل عملہ تعینات ہے اور جیلوں میں تعینات میڈیکل آفیسرز ان کا علاج معالجہ بھی کرتے ہیں۔جیلوں میں ایسے اسیران کو مذہبی سکالرز اور

علماء حضرات تبلیغ کرتے ہیں۔جس سے منشیات کے عادی مجرم منشیات سے چھٹکارا حاصل کر رہے ہیں اور دین کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔

(ب) پنجاب کی حکومت نے اسیران کو منشیات کی لعنت سے پاک کرنے کے لئے سکینگ مشین اور واک تھروگیٹ نصب کئے ہیں۔جس سے تلاشی کے سسٹم میں کافی حد تک مدد مل رہی ہے۔اس کے علاوہ تلاشی کے لئے تربیت یافتہ عملہ تعینات کیا گیا ہے۔مزید برآں قیدیوں کی ملاقات کرنے کے شیڈ میں باریک جالیاں بھی لگائی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے کوئی بھی ممنوعہ اشیاء اسیران کو سمگل نہیں ہو سکتی اور کوئی ملاقاتی کسی بھی طریق سے منشیات جیل کے اندر سمگل نہ کر سکتا ہے تاریخ پیشی سے واپس آنے والے اسیران کی سختی سے چیکنگ کی جاتی ہے۔تاہم جیل ملازمین کے ڈیوٹی پر جانے سے قبل ڈیوڑھی میں ڈے آفیسر و نائب آفیسر کی موجودگی میں ان کی تلاشی لی جاتی ہے تاکہ کوئی ممنوعہ اشیا سمگل نہ ہو سکے۔

(ج) اگر کوئی ملازم منشیات میں ملوث ہو تو اس کے خلاف ضابطہ کی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔علاوہ ازیں اس کے خلاف متعلقہ پولیس سٹیشن میں ایف آئی آر بھی درج کروائی جاتی ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد کے بجٹ اور استعمال کی تفصیلات

155: جناب محمد اجمل: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد ڈسٹرکٹ جیل کو حکومت کی طرف سے مالی سال 07-2006 اور 08-2007 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی، تفصیل سال وار فراہم کریں؟

(ب) یہ رقم کس کس مد کے لئے فراہم کی گئی تھی؟

(ج) کتنی رقم ان سالوں کے دوران ملازمین کی تنخواہوں پر اور کتنی رقم قیدیوں اور حوالاتیوں پر خرچ ہوئی، کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول / ڈیزل پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم سپرنٹنڈنٹ، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم اس جیل کے یوٹیلٹی بلز پر خرچ ہوئی؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) -/65393112روپے مالی سال 07-2006 میں مختص ہوئے۔
-/86170884روپے مالی سال 08-2007 میں مختص ہوئے۔
تفصیل سال وار فلیگ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل مد وار فلیگ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

تفصیل	2006-07	2007-08
ملازمین پر	37810502/-	47932103/-
قیدیوں پر	16262912/-	28559905/-
سرکاری گاڑیوں پر	- - - - -	7946/-
پٹرول وڈیزل پر	220000/-	190000/-

(د)

تفصیل	2006-07	2007-08
تنخواہ پر	1599702/-	2159702/-
ٹی اے / ڈی اے پر	46880/-	62892/-

(ہ)

تفصیل	2006-07	2007-08
بجلی، گیس، فون بلز	7406390/-	6752711/-

فیصل آباد میں قائم جیلوں سے متعلقہ تفصیلات

156: جناب **محمد اجمل**: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں کتنی جیلیں ہیں ان کے نام کیا ہیں کتنے رقبے پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان جیلوں میں کتنے قیدی اور حوالاتی رکھنے کی گنجائش ہے؟

(ج) اس وقت ان جیلوں میں کتنے قیدی اور حوالاتی موجود ہیں؟

(د) کتنے گنجائش سے زیادہ قیدی اور حوالاتی بند ہیں؟

(ہ) ان قیدیوں کو حکومت کی طرف سے کیا کیا سہولیات دی جاتی ہیں؟

(و) کیا حکومت فیصل آباد کی موجود جیلوں میں مزید بیرکس اور کمرے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور):

(الف) اس وقت فیصل آباد میں تین جیلیں موجود ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل، فیصل آباد

(ب) سنٹرل جیل، فیصل آباد

(ج) بورسٹل انسٹی ٹیوشن اینڈ جیونائل جیل فیصل آباد

ان جیلوں کے رقبے حسب ذیل ہیں:-

I-ڈسٹرکٹ جیل، فیصل آباد

	مرلے	کنال	ایکڑ
جیل کا رقبہ	00	01	23
کالونی کا رقبہ	00	06	07
زرعی رقبہ	00	04	08
کل رقبہ	00	03	39

II- سنٹرل جیل فیصل آباد

	مرلے	کنال	ایکڑ
جیل کا رقبہ	11	07	32
کالونی کا رقبہ	00	00	15
زرعی رقبہ	00	00	75
متفرقہ	14	04	02
کل رقبہ	05	04	125

III-بورسٹل اینڈ جیونائل جیل فیصل آباد

	مرلے	کنال	ایکڑ
جیل کا رقبہ	00	00	18
کالونی کا رقبہ	00	00	21
زرعی رقبہ	00	00	13
کل رقبہ	00	00	52

(ب) ان جیلوں میں حسب ذیل اسیران رکھنے کی گنجائش ہے:-

I- ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد 853اسیران

II- سنٹرل جیل، فیصل آباد 1190اسیران

III- بورسٹل اینڈ جیونائل جیل فیصل آباد 224اسیران

(ج) اس وقت فیصل آباد کی جیلوں میں حسب ذیل اسیران موجود ہیں:-

	ڈسٹرکٹ جیل	سنٹرل جیل	بورسٹل جیل
قیدی	189	1537	30
سزائے موت	09	685	00
حوالاتی	2182	858	79

(د) اس وقت ان جیلوں میں حسب ذیل اسیران سزائے موت، قیدی اور حوالاتی اسیران گنجائش سے زیادہ بند ہیں:-

I-ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد	2380	179فیصد زائد
II-سنٹرل جیل فیصل آباد	3080	159فیصد زائد
III-بورسٹل جیل فیصل آباد	109	51فیصد زائد

(ہ) اس وقت حکومت پنجاب کی طرف سے صبح کا ناشتہ، دوپہر اور شام کا کھانا جس کی تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس کے علاوہ جس ہسپتال میں علاج معالجہ کی سہولت میسر ہے، نیز دینی دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کی بھی سہولت موجود ہے۔

(و) اس وقت سنٹرل جیل فیصل آباد میں دو بیرکس برائے خواتین اسیران کے لئے تعمیر ہو رہی ہیں32عدد ڈیتھ سیل اور تعمیر ہو رہے ہیں۔جیلوں میں گنجائش نہ ہونے کے سبب بیرکیں اور کمرے تعمیر نہیں ہو رہے البتہ نئے ضلعوں میں جہاں جیلیں تعمیر نہیں ہوئی تھیں وہاں ترقیاتی منصوبہ 09-2008 میں مندرجہ ذیل جیلیں تعمیر ہو رہی ہیں:-

1- ڈسٹرکٹ جیل بھکر
2- ڈسٹرکٹ جیل لیہ
3- ڈسٹرکٹ جیل خانیوال
4- ڈسٹرکٹ جیل لودھراں
5- ڈسٹرکٹ جیل پاکپتن
6- ڈسٹرکٹ جیل اوکاڑہ
7- ڈسٹرکٹ جیل حافظ آباد
8- ڈسٹرکٹ جیل نارووال
9- ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال
10- ہائی سکیورٹی پریزن میانوالی

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: نماز مغرب کے لئے آدھے گھنٹے تک وقفہ نماز کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹہ تک ملتوی کر دی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 6 بج کر 35 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: ہمارے مائیک سسٹم میں fault آ گیا ہے۔ نہایت افسوس کے ساتھ یہ اعلان کر رہا ہوں کہ اجلاس کی کارروائی کل مورخہ 21۔جنوری 2010 صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔